(۵۰)

پیر حسام الدین امیراکدل کشمیر

دی کشمیر ناول ایجنسی

Kumari

نام انوکھی کماری مصنف

نمبر کتاب 1669 قیمت

پروپرائٹر

پیر حسام الدین جنرل مرچنٹ امیراکدل کشمیر

بدرالنساء	0 - 12 - 0
عاشقہ عیسیٰ	0 - 12 - 0
مینا بازار	0 - 12 - 0
حسن کا ڈاکو	0 - 10 - 0
فرمی جر	0 - 8 - 0
بدرالنساء مصیبت	1 - 4 - 0
الکومارا	0 - 8 - 0
لعبت چین	0 - 12 - 0
فریب	0 - 12 - 0
شاب آرزو	0 - 10 - 0
دیو فتنہ	0 - 12 - 0
آغا	1 - 0 - 0
ملکہ عذرا	0 - 12 - 0
حسن و عشق ۳ جلد	1 - 8 - 0
محشر ۱۳	1 - 0 - 0
عروس ابیس	0 - 12 - 0
نور ...	0 - 12 - 0

29181
1769
111/6 M

ناول

انوکھی کماری

جسمیں ایک راجپوت راج کماری کی صدق دلی و استقلال
اپنے والد کی وصیت و نصیحت پر سچے دل سے عمل و بہادری
کا فوٹو عمدہ طور سے دکھایا گیا ہے

مصنفہ
منالال گویل سہارنپور

باہتمام لالہ بالکشن داس پرنٹر
کنہیالال اسٹیم پریس آگرہ میں طبع ہوا

انوکھی کماری

پہلا باب

ساون مہینہ کی آدھی رات کے وقت آسمان اپنی کالی کالی خوفناک پوشاک سے بنی انسان کو ڈرا رہا ہے - کوئی شے نزدیک سے بھی دکھلائی نہین دیتی تھی - زمین و آسمان درخت و دیوار سب سیاہ سیاہ صورتین بنائے مشکل سے پہچان مین آتے تھے چارون طرف سناٹا اور ہو کا عالم ہے - ایک پتہ کی کھڑکھڑاہٹ تک اس سنسان مین خوفناک معلوم ہوتی ہے گھر سے باہر نکلکر دیکھنے سے تمام بدن مین لرزہ پیدا ہو جاتا ہے کبھی کبھی بجلی کالے اور ڈراؤنے بادلون مین چمک اوٹھتی ہے آنکھ کھولنے اور بند کرنے سے یکسان نظر آتا ہے کبھی کبھی بادلون کے گرجنے کی آواز سنائی پڑتی ہے - اس گرج کی خوفناک آواز سے آدمی کیا بلکہ درخت و جانور تک کانپ اوٹھتے ہین یہان تک کہ زمین کو بھی لرزہ آجاتا ہے - پرندے اپنے گھونسلون مین چونک پڑتے ہین - چرند پہاڑون کے غارون مین گھسے ہوئے دہشت

سے گھبرا رہے ہین - بادلون کی گرج بوجہہ دوری ہونے کے اور بھی زیادہ
خوفناک معلوم ہوتی ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بجلی کی چمک ملک الموت
بنکر آسمان اور بادلون کو توڑتی ہوئی زمین کے گنہگارونکو خاک مین ملادیگی
اس خوفناک وقت مین ایک ماہ جبین جسنے کہ ابھی غالبا چودھوین
یا پندرھوین سال مین قدم رکھا ہوگا ڈونگر پور سے ایدر کی طرف قدم
بڑھائے بیباکانہ جارہی ہے - کیا حسن خداداد پایا ہے - اسکی زلفین
کسی ہی نہین لیتین بلکہ ناگنین بنکر ڈس بھی لیتی ہین سیاہ بالون کے بیچ
کشادہ اور چمکدار پیشانی ایسی معلوم ہوتی ہے جیسے رات مین چاندنے
ظہور کیا ہے - ابروئین کمانین ہین اور اس بلا کی کھنچی ہوئین ہین جس سے
ہر لحظہ یہی اندیشہ رہتا ہے کہ کہین دلپر تیرون کی بوچھار نہ کردین - بلور
ایسے رخسارون کی باریک جلد کے نیچے جوش شباب نے خوشرنگ خون
کی ڈاک رکھکر جوہر حسن کو اور بھی بیش بہا ثابت کردیا ہے - حالانکہ یہ ماہ جبین
خاموش جارہی ہے مگر اسکے نازک ہونٹ جسوقت ہنسی کی تحریک سے
کھل جاتے ہین تو موتی جیسے دانت دیکھنے والون پر بجلیان گراتے ہین
آگے چلکر ہمکو ادب و لحاظ دامنگیر ہوتا ہے اور تہذیب کان مین کہتی ہے
کہ خاموش ایک عفت مآب دوشیزہ لڑکی کے خوبصورت جسم کی
تشریح سے محرم راز کرنا گستاخی سے خالی نہین - اور سچ پوچھئے تو عام
نظر کی ایسی قسمت بھی کہان جو وہان تک گذر ہوسکے خیر اس تذکرہ
کو چھوڑ دینا ہی بہتر ہے کہ ناظرین خیال فرمادین کہ اسکے بوٹا سے قد
مین جتنے اعضا ہین حسن کے سانچے مین ڈھال دئے گئے ہین ۵
ہر ادا مستانہ سر سے پاؤن تک چھائی ہوئی ۔ اُف تری کافر جوانی جوش پر آئی ہوئی

دیکھتے دیکھتے کمر پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوا کہ ایک جڑاؤ تلوار بھی چولی کے نیچے آویزان ہے۔ غالباً یہ ماہ جبین کوئی دختر راجپوت ہے۔

ایدر کی سلطنت مین پہنچکر ماہ جبین متلاشی لگاہون سے چارون طرف بغور دیکھنے لگی تمام رعایا ایدر کی اسوقت بیخبری سے سونے کی نیند مین مست ہے۔ ماہ رو کی حرکتون کو دیکھنے والا اور نگرانی کرنے والا اسوقت کوئی بھی شخص خواب راحت سے بیدار نہین۔ یہ ماہ جبین دبے پیرون پھرتی کے ساتھ قدم بڑہاتی ہوئی قلعہ کے مشرقی دروازہ پر پہنچی اور دروازہ پر آہستہ سے دستک دی۔ اوس شخص نے جو اوسکا پہلے سے منتظر تھا فوراً دروازہ کہولا اور مہ جبین قلعہ مین داخل ہوئی آہستہ آہستہ قدم بڑہاتی ہوئی مستعدی کیساتھ قلعہ کے دالان مین پہنچی وسط دالان مین ایک کوٹھری نظر پڑی جسکے چوطرف سنگین پہرہ دکھائی دیا اوس شخص نے آہستہ سے اوس کوٹھری کی سلاخون دار دروازہ کو جس مین سے ایک وقت صرف ایک ہی آدمی گذر سکتا تھا کہولا مگر تو بھی ایک آواز دروازہ سے جھنکار کی نکلی اس آواز سے کوئی شخص بھی خواب راحت سے بیدار نہین ہوا تاہم ماہ جبین کے مددگار نے دروازہ سے باہر ہوکر چارون طرف نگاہ دوڑا کر غور سے ادہر ادہر دیکھا مگر سوائے اندھیری رات کے اور کچھ نظر نہ پڑا ماہ جبین آہستہ آہستہ قدم بڑہاتی ہوئی اس کوٹھری مین پہنچی اور سب سے پہلے جو لفظ سنا یہ تھا۔ کون چندر کلا؟

چندر کلا (ماہ جبین کا نام) مہاراج آگئی۔

قیدی - اب پرماتما سے صرف یہی دعا ہے کہ تمہاری بہادر زین کسی بہادر شخص کے ساتھ پھرین۔

چندر کلا - چاچا وقت کی موافقت نہ ہونے سے آپکو یہ دیکھنا پڑا ورنہ کسی کی کیا طاقت تھی کہ آپکو قید کر سکتا۔

قیدی - کسی پر حد سے زیادہ بھروسہ کرنیکا نتیجہ یہی ہوتا ہے کہ آج من موہن سنگھ کو نندراج کے قید خانہ میں بند ہوا دیکھتی ہو ورنہ اوسکی (نندراج) کیا طاقت تھی کہ میرے مقابل ہو کر مجھے زیر کرتا۔

چندر کلا - آپ وزیر کا نہ اس درجہ اعتبار کرتے نہ اُس برے وقت کا مقابلہ کرنا پڑتا۔ مگر جناب کے گوش گذار رہے کہ آپ موجودہ حالت میں زیادہ عرصہ نہیں رہیں گے۔

قیدی - چندر کلا! مجھکو اسی حالت میں دنیا ناپائدار سے ملک عدم کو سفر کرنا پڑے گا صرف افسوس اسی بات کا رہا کہ بہادروں کی طرح میدان جنگ میں کام نہ آئے۔ اسی قید خانہ میں ہی بے حس و حرکت ہو کر جان دیدینی پڑیگی۔" یہ سنتے ہی چندر کلا نے اپنے چشم تر سے بہاتے ہوئے اپنے تئیں مہاراج کے قدموں پر گرا دیا اور آنسوؤں کی تار قطار سے قدموں کو شرابور کر دیا۔"

مہاراج - چندر کلا راجپوت کی بیٹی ہو کر عنان صبر و استقلال ہاتھ سے نہ دو بہادر راجپوت لڑکیوں کا یہ حال نہیں ہوا کرتا ہے ورنہ اگر کوئی پہرہ دار اس آہ وزاری کو سنکر بیدار ہو جاوے گا تو مجھ کو جان دیتے وقت اور بھی زیادہ بیقراری و بیچینی ہوگی۔ مستقل بنو دل تھامو مشکل کے وقت گھبرانا انسانیت سے بعید ہے۔ اور خاندان کو داغ لگانا ہے۔

چندر کلا کا دل اسوقت بہت گھبرانے لگا کلیجہ منہ کو آنے لگا۔ آنسوؤں کی

لڑکی نہ رکی محبت پدری نے متواتر ہچکیان جاری کرادین دنیا مین سوائے مہاراج کے اس کا کوئی نہین ہے اور مہاراج اس وقت دشمن کے قید خانہ مین ہین اور قیدی کی حالت مین ہی جبکہ ان کو جان دینی پڑے گی۔ کیا ایسی حالت مین چندر کلا کا دل نہ گھبرائے اور چار آنسو نہ بہائے وہ اسوقت ایسی گھبرا گئی کہ منع کرنے پر بھی اسکو صبر نہ ہوا بلکہ اور زیادہ مضطرب نظر آنے لگی۔ چندر کلا نے مہاراج کا محبتانہ جوش اور نصیحت سنی۔ نگاہ اوٹھا کر دیکھا تو ہاتھ پیر زنجیرون سے جکڑے ہوئے پائے۔ یہ دیکھکر بولی ’’آف دہوکا جعلسازی نندراج کیا بیخوف ہی ایسا بزدل آج تک دنیا مین نہ دیکھا نہ سنا ہے۔ ایسے ذلیل خیالات راجپوت قوم کے فخر کو داغ لگا دینے والے ہوتے ہین۔ یہ کہتے کہتے پھر اوسکے رخسارون پر آنسوؤن کی قطار نظر آنے لگی۔ بہادر لڑکی کے ان الفاظون نے مہاراج کا غصہ دوبالا کر دیا۔ آنکھین لال ہو گئین اور بولے ’’ کیا کہون اس بزدل نے طعام مین ہم کو دوستانہ طریقہ سے مدعو کیا۔ اور دہوکے سے اس بندیخانہ مین ڈالدیا۔ اگر اب بھی میرے پاس میری پیاری شمشیر ہوتی تو مین اپدر کو نیست ونابود کر دیتا اسیواسطے داناؤن کا مقولہ ہے کہ بہادر راجپوت کو اوٹھتے بیٹھتے ہوئے جاگتے کہاتے پیتے اپنے وقت پر کام دینے والی شمشیر سے خالی نہ رہنا چاہئے۔ اور لڑنے کے وقت کی تو بات ہی دوسری ہے جبکہ مین نے حماقت اور زیادہ نادانی سے ایسا کام کیا تو اسکا نتیجہ سوائے اسکے اور کیا ہوگا۔

چندر کلا، کیا آپکے رہا ہونے کی اب کوئی تدبیر نہین ہو سکتی۔

مہاراج تدبیر و چارہ کچھہ نہیں جس آفتاب کو مین نے غروب ہوتے ہوئے دیکھا اوسکو اب طلوع ہوتے نہ دیکھہ سکونگا - اتنے وقت مین جان بچانے کی کون اور کیا تدبیر ہو سکتی ہے -

چندرکلا کے دل مین ایسی نا امیدی کے کلمات سنکر رنج اور بے صبری کا طوفان برپا ہوا بولی وہ مہاراج پھر میرے زندہ رہنے کی ہی کیا ضرورت ہے مجھے بھی اپنے قدمون پر اسی قیدخانہ مین جان دینے کی اجازت دیجیے -

مہاراج - راجپوت لڑکی کی زبان سے ایسی مایوسی کے الفاظ سنکر طبیعت کو بہت رنج ہوتا ہے اور صدمہ گذرتا ہے - تم دنیا مین زندہ رہکر پہولو اور پھلو - تم کو زندہ سنکر مجھکو مرتے وقت زیادہ تکلیف نہ ہوگی - اب تو ایشور سے صرف یہی دعا ہے کہ تم کسی روز ایک بہادر لڑکے کی ماں بنو جسکی بہادری سے تم دنیا مین نام پیدا کرو اور تب تم اس دہوکہ بازی کا عیوض لینے سے نہ چوکو اور جس دن تم ننداراج کے خون سے اپنے چاچا کی روح کو بہشت مین خوش کروگی اسی دن تمہارا راجپوت خاندان مین پیدا ہونا فخر خاندان سمجھا جائیگا - اسی دن تم اپنے آپکو میری سچی بیٹی کہلانے کی مستحق سمجھنا -

اتنے ہی مین پہرے دار نے آکر عرض کیا وہ مہاراج شب کا اخیر ہوا چاہتا ہے دیر ہونے سے شاید کسی اور جنجال مین پہنسنا پڑے -

مہاراج - میرے خیال مین چندرکلا تمہارا یہ آخیری دیدار تھا اپنے ساتھ دغا ہونے کی اور آخری اپنی نصیحت تم کو سنانے کے واسطے ہی دشمن کے قلعہ مین تم کو بلایا ہے جو سپاہی کہ تم کو اپنے ہمراہ لایا ہے اسکو پانچسو روپیہ

دیدینا اور ہمارے چھپے ہوئے خزانہ کی خبر کرشنی کو ہے۔

چندر کلا۔ آپکی نصیحت و وصیت کو بسر و چشم منظور کرتی ہون اور بدن مین سانس رہنے تک ان پر عمل کرنے اور کامیابی حاصل کرنے کے واسطے عہد کرتی ہون آپ اپنی بدقسمت لڑکی کو یتیم بنا کر بہشت کی راہ اختیار کرتے ہین مگر اس بدبخت کو نہ بھول جائیے گا۔ دعا کیجئے کہ آپکی چندر کلا آپکی وصیت پوری کرنے مین کامیاب ہو جس سے آپکی روح کو فرحت پہنچے اور چندر کلا آپ کی لڑکی کہلانے کی مستحق ہو۔

مہاراج۔ اگر ایشور ہمارے دل مین سمایا ہوا ہے اور ہم اسکے سچے بھگت ہین تو وہ تمہاری امید کو ضرور پوری کرے اور مصیبت کے وقت تمہاری مدد کرے گا۔

یہ سنکر چندر کلا کا تمام بدن مانند بید کے کانپنے لگا دل دھڑکنے لگا آنسو جو کہ جوش محبت سے نکل آئے تھے آنکھون ہی مین خشک ہو گئے ؛ قریب المرگ چاچا کو مصیبت کے وقت اور کچھ تسلی نہ دلا سکی اور نا امید دھرآسان ہو کر مہاراج کے قدمون ہی مین بیٹھی رہی

مہاراج نے ایک آہ بھری اور دعا مانگی۔ چہرہ سرخ ہو گیا۔ جوش دلاوری سے راجپوتی خون رگون مین دوڑنے لگا۔ چندر کلا نے خیال کیا کہ یہی غضب کی بھڑک ایک دن ایدر کو خاک مین ملا دے گی۔ اسی وقت پہرہ دار نے پھر حاضر ہو کر عرض کیا "قلعہ کے رہنے والون کی بیداری کا وقت ہو گیا ہے راجکماری اب دیر نہ فرماوین۔

مہاراج۔ چندر کلا اب جاؤ وقت تنگ ہے موت سامنے ہے یہ ہی تمہارا آخری دیدار تھا سو ہو چکا یہ الفاظ سنتے ہی چندر کلا زار زار رونے

لگی مہاراج کے قدمون پر گر پڑی - اور بھرائی ہوئی آواز مین اجازت مانگتی ہوئی سنائی دی -

مہاراج نے کہا کہ جب تم اتنا صبر نہین کر سکتی تو کیسے مین امید کر سکتا ہون کہ تم میری نصیحت پر عمل کر کے میری روح کو آرام پہنچاؤ گی -

چندر کلا - ہو دعا کیجیے کہ آپکی نصیحت میرے دل کو اس کام کرنے کے واسطے ہر وقت بیچین رکھے اور چوبی سے شمشیر نکالکر مہاراج کے حوالے کی اور فوراً ہی چندر کلا نے اپنے گلے کا ہار اوتار کر سپاہی کے حوالے کیا اور آپ روتی ہوئی قید خانہ سے باہر نکل کر قلعہ کے باہر کھلائی ہو دینے لگی -

دوسرا باب

لڑکی کو روانہ کر کے مہاراج من موہن سنگھ فکر کے دریا مین غوطے کھانے لگے اور جلدی اس سے پیچھا چھٹنا نہ دیکھکر ایشور کو یاد کرنے لگے کیون کہ مصیبت کے وقت مین ایشور کا یاد آنا اور کسی طرح اس مصیبت کو دور کرنے کے سوا اور دوسری طرف خیال نہین ہوا کرتا ہے -

انسان کیسی ہی مصیبت مین کیون نہ ہو سب کوئی اوسکا ساتھ چھوڑ دیتے ہین مگر امید دنیا مین ایسی چیز ہے جو کہ مصیبت کے وقت بھی ساتھ نہین چھوڑتی مگر افسوس امید نے بھی اون کا ساتھ چھوڑ کر نا امیدی کے دریا مین غرق کر دیا - کسی طرح نہ کسی طرح

رات ختم ہوئی دنیا کو آفتاب نے اپنی نورانی کرنوں سے منور کر دیا۔ مگر مہاراج کی کوٹھری میں آفتاب کی کرنوں تک کو اندر داخل ہونے کی اجازت نہیں معلوم ہوتی۔ درختوں پر پرندوں نے چہچہانا شروع کر دیا۔ باہر کی طرف آدمیوں کے چلنے پھرنے و بولنے چالنے کی آواز سنائی دینے لگی جس سے معلوم ہوا کہ صبح ہو گئی۔ اسی وقت قید خانہ کی کوٹھری کا دروازہ کھلا اور ایک گارد سپاہیوں کا کوٹھری کے اندر داخل ہوا اور فوراً ہی مہاراج کو اپنی طرف مخاطب کر کے ان کو باہر چلنے کے واسطے نند راج کا حکم سنایا۔ حکم کو سنکر مہاراج من موہن سنگھ نے باہر نکلنے سے انکار کیا جس جواب کو سنکر نند راج بہت غصہ ہوا اور زبردستی مہاراج کو باہر لانے کا حکم دیا۔ ایسے حکم کو سنکر مہاراج من موہن سنگھ کو کچھ غصہ پیدا نہ ہوا اور کہنے لگے "کیا گیدڑ اپنے غار میں شیر کو کوٹرا دیکھکر غصہ دکھاتا ہے۔ کیا گیدڑ ردن کی مانند دغا سے شیر کو جال میں پھنسا دیکھکر دھمکی دکھلاتا ہے۔ اگر اسکے جسم میں کچھ بھی راجپوتی لہو ہے تو سامنے آکر بہادری دکھلائے"

سردار۔ کیا ایسے الفاظ آپ اپنی زبان سے راجہ صاحب اپنے قابض کے سامنے نکال سکتے ہیں۔ ہم لوگ تو ان کے نوکر ہیں جیسا حکم ہوتا ہے بجا لاتے ہیں۔

"قابض" کا لفظ سنتے ہی مہاراج من موہن سنگھ مارے غصہ کے کانپنے لگے۔ آنکھیں سرخ دکھائی دینے لگیں جوشیلے خون کے رگوں میں سمائے ہوئے جھٹکوں نے زنجیروں سے علیحدہ کر دیا اور فوراً ہی قید خانہ سے باہر اچھل کر تیزی اور پھرتی کے ساتھ قتل عام شروع کر دیا۔ اور سیکڑوں کے سر تن سے جدا کر دیئے۔

لگی مہاراج کے قدموں پر گر پڑی - اور بھرائی ہوئی آواز مین اجازت مانگتی ہوئی سنائی دی -

مہاراج نے کہا کہ جب تم اتنا صبر نہین کر سکتی تو کیسے مین امید کر سکتا ہون کہ تم میری نصیحت پر عمل کر کے میری روح کو آرام پہنچاؤگی -

چندر کلا - سو دعا کیجیے کہ آپکی نصیحت میرے دل کو اِس کام کرنے کے واسطے ہر وقت بیچین رکھے اور چوبی سے شمشیر نکالکر مہاراج کے حوالے کی اور فوراً ہی چندر کلا نے اپنے گلے کا ہار اوتار کر سپاہی کے حوالے کیا اور آپ روتی ہوئی قید خانہ سے باہر نکل کر قلعہ کے باہر کھلائی رونے لگی -

دوسرا باب

لڑکی کو روانہ کر کے مہاراج من موہن سنگھ بکر کے دریا مین غوطے کھانے لگے اور جلدی اس سے پیچھا چھٹنا نہ دیکھکر ایشور کو یاد کرنے لگے کیون کہ مصیبت کے وقت مین ایشور کا یاد آنا اور کسی طرح اس مصیبت کو دور کرنے کے سوا اور دوسری طرف خیال نہین ہوا کرتا ہے -

انسان کیسی ہی مصیبت مین کیون نہ ہو سب کوئی اوسکا ساتھ چھوڑ دیتے ہین مگر امید دنیا مین ایسی چیز ہے جو کہ مصیبت کے وقت بھی ساتھ نہین چھوڑتی مگر افسوس امید نے بھی اون کا ساتھ چھوڑکر نا امیدی کے دریا مین غرق کر دیا - کسی طرح نہ کسی طرح

رات ختم ہوئی دنیا کو آفتاب نے اپنی نورانی کرنون سے منور کر دیا۔ مگر مہاراج کی کوٹھری مین آفتاب کی کرنون تک کو اندر داخل ہونے کی اجازت نہین معلوم ہوتی۔ درختون پر پرندون نے چہچہانا شروع کر دیا۔ باہر کیطرف آدمیون کے چلنے پھرنے و بولنے چالنے کی آواز سنائی دینے لگی جس سے معلوم ہوا کہ صبح ہو گئی۔ اسی وقت قید خانہ کی کوٹھری کا دروازہ کھلا اور ایک گارد سپاہیون کا کوٹھری کے اندر داخل ہوا اور فوراً ہی مہاراج کو اپنی طرف مخاطب کرکے ان کو باہر چلنے کے واسطے نند راج کا حکم سنایا۔ حکم کو سنکر مہاراج من موہن سنگھ نے باہر نکلنے سے انکار کیا جس جواب کو سنکر نند راج بہت غصہ ہوا اور زبردستی مہاراج کو باہر لانے کا حکم دیا۔ ایسے حکم کو سنکر مہاراج من موہن سنگھ کو کچھ غصہ پیدا نہ ہوا اور کہنے لگے۔ "کیا گیدڑ اپنے غار مین شیر کو کودڑا دیکھکر غصہ دکھاتا ہے۔ کیا گیدڑ دن کی مانند دغا سے شیر کو جال مین پھنسا دیکھکر دھمکی دکھلاتا ہے۔ اگر اسکے جسم مین کچھ بھی راجپوتی لہو ہے تو سامنے آکر بہادری دکھلائے۔"

سردار۔ کیا ایسے الفاظ آپ اپنی زبان سے راجہ صاحب اپنے قابض کے سامنے نکال سکتے ہین۔ ہم لوگ تو اون کے نوکر ہین جیسا حکم ہوتا ہے بجا لاتے ہین۔

"قابض" کا لفظ سنتے ہی مہاراج من موہن سنگھ مارے غصہ کے کانپنے لگے۔ آنکھین سرخ دکھائی دینے لگین جوشیلے خون کے رگون مین سماے ہوے جھٹکون نے زنجیرون سے علیحدہ کر دیا اور فوراً ہی قید خانہ سے باہر اُچھل کر تیزی اور پھرتی کے ساتھ قتل عام شروع کر دیا۔ اور سیکڑون کے سر تن سے جدا کر دیے۔

راجا نندراج جوکہ قلعہ کے باہر بیٹھا ہوا اون کی آمد کا انتظار کر رہا تھا۔ اور جس کو ساتھ ہی یہ بھی خوف تھا کہ شاید شیر دربار مین آکر کسی قسم کا فساد مچاوے لہذا پہلے ہی سے اپنے آپ کو ہتیارون سے سجائے ہوئے تھا۔ جبکہ اس نے یہ خبر سنی۔ فوراً قلعہ کے اندر آکر دیکھا کہ تمام سپاہ جوکہ اون کی محافظت کو مقرر تہی آدہی ختم ہو چکی اور باقی آدہی کے حواس بھی پراگندہ ہو رہے ہین اور بھاگنے کو طیار ہے۔

نندراج مہاراج من موہن سنگہ کی بہادری سے خوب واقف تھا کیونکہ جب اوسکو اون کے ساتھ جنگ کرتے کرتے شکست پر شکست کہانی پڑرہی تھی تو نندراج نے حکمت عملی سمجھکر مہاراج من موہن سنگہ سے دوستی پیدا کرنے کی درخواست کی تہی اور دوستی پیدا کرکے اون کے وزیر سے ملکر اون کو اپنے یہان دعوت کے بہانہ سے بُلاکر قید کرلیا تھا اسوقت نندراج نے سوائے اسکے اور کوئی تدبیر بہتر نہ سمجھی کہ قلعہ کے اوپر سے مہاراج پر گولیون کی بوچھار کیجاوے لہذا قلعہ کے اوپر کی منزل سے ان پر گولیون کی بوچھار شروع کردی۔ اب مہاراجہ من موہن کا بدن گولیون سے چلنی ہو گیا اور بوجہ خون کا بدن سے فوارہ بنکر نکل جانے کے زمین پر گر پڑے اور گرنے کے ساتھ ہی سانس اوکھڑنا شروع ہو گیا آخر کار اسی حالت مین اون کی روح قفس عنصری سے پرواز کرگئی۔

نندراج بڑی خوشی کے ساتھ قلعہ کے دومنزلے پر سے نیچے آیا۔

مہاراج کے قتل کی خبر تمام قلعہ والون کو پہلے ہی مل چکی تھی جس نظارہ کو دیکھنے کے لئے وقت کے انتظار مین قلعہ کے دروازہ پر رعایا اکٹھی ہوگئی

مگر پھر بھی لوگون کا خیال تھا کہ بہادر اور شیر من موہن سنگھ قید ہوچلا ہے پر بھی گیدڑ کی مانند آسانی سے اپنا سر دشمن کو دیدینے والے نہین ہین جبکہ مہاراجہ کے اسطرح پر مرنے کی خبر رعایا کو ملی تو بھی اون لوگون کو یقین نہین آیا جب تک کہ اون لوگون نے بچشم خود دیکھہ نہ لیا - کچھہ دیر بعد ایک شاہی جنازہ جاتا ہوا نظر پڑنے لگا جس کو راجہ نندراج نے بڑی عزت سے راجپوتی رواج کے مانند آتش کو سپرد کرکے اس خاک کے پتلے کو خاک مین ملادیا -

تیسرا باب

مہاراجہ من موہن سنگھ کی عملداری مین اونکی موت کی خبر ابہی تک پہنچنے نہین پائی تھی کہ نندراج کے قاصد نے پہنچکر ایک بند لفافہ چندرکلا کے ہاتھہ مین دیا لفافہ بنام کرشنی تحریر تھا اسوقت چندرکلا اپنے چاچا کی موت کے رنج وملکہ دغا دینے کے بدلے کے واسطے سوچ بچار رہی تھی لفافہ کھولکر پڑہنا ہی ضروری سمجھا -

فوراً ہی پیغامبر نے اپنے راجا نندراج کی بہادری کے پل باندھ دئے اور کہا دو راجہ صاحب نے فرمایا ہے کہ آج سے آپ اپنے کو ڈونگرپور کی راجکماری نہ خیال کرین بلکہ راجہ نندراج کی رعایا مین سے سمجھین اگر آپ اپنے کو اسکے برخلاف خیال کرینگی یا خیال مین لانے کی کوشش کرینگی تو آپکو بھی دنیا سے نیست ونابود کردیا جاویگا -

چندرکلا نے جواب دیا دو کہدینا مین مانند نندراج کے کمزور اور بزدل نہین

ہون - راجپوت خاندان کو داغ لگانا نہین چاہتی زندگی و موت میرے لیے یکسان ہے - کیا مین شہزادی کہلانے کے لایق نہین ہون؟ اپنی رعایا کی پرورش جسم مین روح رہنے تک کرونگی"

قاصد چندر کلا کے سامنے سے ایسا بہاگا جیسے کہ موجود ہی نہین تھا اور فوراً نظرون سے غائب ہوگیا - اور سوچنے لگا کہ چندر کلا کے الفاظ راجہ صاحب کے سامنے اسطرح بیان کرون کہ آتش غضب سے اوٹھکر فوراً ہی چندر کلا کی طاقت کو نیست و نابود کر رعایا کو خاک مین ملادے -

قاصد کے روانہ ہوتے ہی چندر کلا نے لفافہ موسومہ کرشنی چاک کیا اور پڑہا جسمین کہ مندرجہ ذیل عبارت درج تھی -

مہارانی صاحبہ

اُمید ہے کہ تم اپنے بہادر من موہن سنگہ کی موت کی خبر سنکر ناخوش ہوگی مگر اون کے افعال کا نتیجہ جو کہ اونکو ملا یہی ہونا چاہئے تھا اس موت کو اون کے فعلون کا نتیجہ سمجھنا - کیونکہ جیسا کوئی کرتا ہے ویسا ہی بھرتا ہے - تمام دنیا کا یہی حال ہے - مہاراجہ من موہن سنگہ کوئی تمام دنیا کے شہنشاہ یا اوتار نہین تھے - اون کو تو مرنا ہی تھا یا اونکی قسمت مین ایسا ہی لکھا تھا - یہی خیال کرکے صبر کرنا اپنے دل کو سمجھانا اور ہماری دلی خواہش ہے کہ جیسی تمہاری عزت مہاراج کی زندگی مین تھی ویسی ہی بلکہ اوس سے دوچند رہے اور ایک مملکت مین نہین بلکہ دونون مملکت یعنی ڈونگر پور وایدر مین قایم ہوجیسے کہ تمہارے حکم و احکام وہان پر مانے جاتے ہین ویسے ہی یہان پر بھی مانے جائین ایسا ہونے سے تمہارا نام دنیا مین روشن ہوجائیگا اور یہان پر

بھی تمہاری خاطر مدارات مین کسی قسم کی کوتاہی ظہور مین نہین آنے پاویگی
ہماری خیال مین تمکو اپنی زندگی مین اس سے زاید کسی اور چیز کی ضرورت نہ ہوگی ؟
ہمارا ارادہ ہے کہ راجکماری چندر کلا کو اپنے پیارے نور نظر کی شادی کرکے چندر کلا کی دلکو راحت
پہنچا دین اسلیے تمہاری خدمتمین تمہاری مرضی سننے کی غرض سے قاصد روانہ کیا جاتا ہے
اور اگر اسکے خلاف تمہاری سے ظہور مین آیا تو آپ میرے برابر یا مجھے زیادہ دشمن اسوقت کوئی
تصور نکرین - فوراً ہی تمپر گولہ باری کرکے تمکو مع تمہاری رعایا کے نیست و نابود کردونگا

نیازمند شند راج

از اپید

خط کو پڑھکر چندر کلا غضب سے بھڑک اوٹھی اور غصہ مین بولی وہ افسوس قاصد
چلا گیا ورنہ اسکا جواب اسی بدذات کے ہاتھ روانہ کرتی خیر اب بھی اسکا
جواب ضرور دینا چاہیے - مگر فوراً اس کو خبر ملی کہ وزیر جس کی بدولت
مہاراجہ صاحب کی موت ظہور مین آئی ہے - شہر مین فساد برپا کرنا
چاہتا ہے -

چندر کلا کی مان چندر کلا کو دو برس کی ہی عمر مین چھوڑکر دنیا سے ملک عدم
چلی گئی تھی اور چندر کلا کی پرورش ایک مسمی کرشنی نے جو کہ اوس کی
مان کی ایک سہیلی تھی اپنے بچہ کی مانند کی تھی - کرشنی کی عزت مانند رانی
کے ہوتی تھی اور اوسپر مہاراجہ من موہن سنگھ بھی بڑے مہربان تھے
اسی واسطے کرشنی کا حکم سب مانتے تھے - اگر کرشنی مہاراج کی چہیتی رانی
نہین تھی مگر عزت چہیتی رانی سے کم نہین رکھتی تھی یہان تک کہ جسوقت
کسی کام کی ضد پر آجاتی تھی مہاراج تک کو اسکا حکم ماننا پڑتا تھا
مہاراج کرشنی کو بہت پیار کرتے تھے اگر ایسا نہ ہوتا تو بادشاہت مین

اوسکی عزت کیسے ہو سکتی لہذا مہاراج کی خبر سنکر کرشنی کو ازحد صدمہ پہنچا
کھانا پینا سب حرام ہو گیا چار پانچ یوم تک کسی نے اسکو کہانا کہاتے
یا پانی پیتے تک نہین دیکھا سوائے رونے اور افسوس کے ساتھ خاموش
رہنے کے اسکو کوئی اور کام باقی نہین رہا کرشنی کو سوائے چندر کلا کے
اپنا کوئی نہین دکھائی دیتا ہے اگر چندر کلا نہ ہوتی تو شاید کرشنی اسوقت
بے موت مرجاتی مگر نہین چندر کلا کی وجہ سے اسکو زندگی برقرار
رکھنی پڑی ہے۔

چندر کلا نے کرشنی کو پھر مہاراج کا خط پڑھکر سنایا مگر کرشنی کے چہرہ کے رنگ
مین کچھ بھی فرق دکھائی نہ دیا بلکہ ہنسکر کہنے لگی کیا اپنا بیہودہ سوال؟

چندر کلا۔ ہان یہ دن بھی ایشور نے ہم کو دکھایا کہ ایسے الفاظ سننے پڑے

کرشنی۔ ایشور پرماتما سب کچھ کر سکتا ہے وہی برا وقت
دکھلاتا ہے وہی اسکو ٹالتا ہے۔

چندر کلا۔ تو کیا ہم لوگون کو اب کوئی تدبیر سوچنی نہین چاہیئے

کرشنی۔ اسکی ضرورت؟

چندر کلا۔ تو کیا ایشور ہم لوگون کے رنج و مصیبت مین ساتھ دینگے؟

کرشنی۔ اگر ایشور پرماتما مین دیا ہوگی تو ضرور تکلیف اور مصیبت
مین ساتھ دینگے۔

چندر کلا۔ تو کیا ان مین دیا بھی ہے۔

کرشنی۔ بیشک وہ دیادان ہین سوائے ایشور کی مدد کے اور کسی کی مدد
کی ضرورت مت سمجھو لہذا انہین سے دعا مانگو وہ ضرور مدد کرین گے۔

چندر کلا۔ تب چلو تخت و تاج چھوڑ کر بن بن پھر کر اونکو تلاش کرین

یہ الفاظ چندر کلا کے منہ سے نکلتے ہی چندر کلا کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر آئیں اور رونے لگی۔ کرشنی کو بھی یہ حالت دیکھکر تاب نہ رہی بے اختیار آنسو بہ نکلے مگر چونکہ وہ سمجھدار عورت تھی اُس نے فوراً صبر سے کام لیا اور آنسوؤں کو صاف کرتے ہوئے کہا د چندر کلا تم ایک بہادر راجپوت کی بیٹی ہونے کا فخر رکھتی ہو لہذا تم کو مصیبت کے وقت ایسا فخر حاصل کرتے ہوئے رونا نہیں چاہیئے چندر کلا نے جواب دیا "ہاں جب تم بھی عاقل اور سمجھدار ہو کر رو دیتی ہو تو بھلا ایسی مصیبت میں کون شخص ہوگا جو کہ نہ روے گا۔

کرشنی: میں صرف تمہاری دیکھنے کے لئے زندہ ہوں سوائے تمہارے اس دنیا میں میرا کوئی نہیں ہے۔

چندر کلا۔ میں اگر میری زندگی چاہتی ہو تو اب صبر کرو مجھہ کو زیادہ تکلیف مت دو۔ میں اپنے چاچا کے خون کا انتقام ضرور لونگی اور اگر نہ لیلوں گی تو خودکشی کر لوں گی۔

کرشنی۔ چندر کلا! بچپن کے خیالات تمہارے دل میں گذرنے لگے اور بچوں کی طرح باتیں کرنے لگی۔ ابھی تک ہوش وحواس درست نہیں ہوئے بہادر راجپوت کی لڑکی ہو کر ایک بزدل کمینہ دشمن سے ڈر کر خودکشی کا ارادہ رکھتی ہو۔ جواب اس خط کا کیا دیا ہے۔

چندر کلا۔ جواب کچھہ بھی نہ لکھنے پائی تھی کہ قاصد چلا گیا اب کیا کرنا چاہیئے۔

کرشنی۔ لڑائی کی تیاری۔ دغاباز نندراج کا خون بہانے کیلئے تیار ہو جاؤ کیونکہ نندراج خاموش نہیں بیٹھا رہے گا۔

چندر کلا۔ لڑائی کے واسطے سب سامان از سر نو تیار کرنا پڑے گا۔

کرشنی۔ یہ تو بڑی مشکل نظر آتی ہے۔ کیونکہ سپہ سالار۔ وزیر اعظم تک دشمن جان ہو گئے ہین سچ ہے کسی نے کہا ہے ؎

تیری چتون کیا پھری سارا زمانہ پھر گیا + دوست دشمن کیا پھرے اپنا بیگانہ پھر گیا

چندر کلا۔ اگر وہ وزیر پھر گیا۔ وہ سپہ سالار پھر گیا تو کیا ہم نا امید ہو جائین گیا اور کچھ انتظام نہین ہو سکتا ہے۔؟

کرشنی۔ بیشک سپہ سالاری کا کام بہت مشکل ہوتا ہے سوائے اس سپہ سالار کے اور کوئی ادا نہین کر سکتا۔ رنگروٹونکو لڑائی کی کیا خبر کہ لڑائی کسکو کہتے ہین۔

چندر کلا۔ خیر اچھا مین تو موجود ہون اور ہر کام انجام دینے کو تیار ہون

کرشنی۔ بیٹی چندر کلا تم ابھی نا سمجھ ہو۔

چندر کلا۔ مین یہان مالک ہون۔ اپنے راج مین جیسا چاہے حکم چلا سکتی ہون۔ سب کو میرا حکم ماننا پڑے گا۔ اور جو نہین مانے گا میری شمشیر میری مدد کرے گی۔

کرشنی۔ بیشک جسکا کام ہوتا ہے اسکو بھلا معلوم ہوتا ہے۔ یہ تمہارا ہی کام ہے ایشور تم کو ہمت و مدد بخشے تاکہ تم اپنے چاچا کے درپے جو دشمن جان قاتل ہے مانند اپنے عہد کے بدلا لو اور اپنی رعایا کو خون ناحق سے بچاؤ

چندر کلا۔ نہین ماں جو شخص جس کام کے قابل ہوتا ہے وہ کام اسی کے لایق سمجھا جاتا ہے۔

کرشنی۔ مین بھی دشمن کو یہ تخت آسانی سے نہ لینے دونگی۔

چوتھا باب

چندر کلا اپنے چچا مرحوم کے تخت پر بیٹھی اور بیٹھتے ہی تمام سرگروہان وسرداران فوج کو دربار مین حاضر ہونے کی اطلاع دی چوطرف سے معزز اشخاص رکن سلطنت وسرداران آ آکر آداب شاہی بجا لائے اور اپنی اپنی جگہہ پر بیٹھ گئے۔

تب چندر کلا نے مہر خاموشی کو توڑکر سب صاحبان کو اپنی طرف متوجہ کیا اور کہا۔ آپ صاحبان کو معلوم ہو کہ مہاراج من موہن سنگھ کی روح اسوقت بہشت مین ہے۔ اب مین اون کی اکیلی لڑکی مالک تخت وتاج ہون جسوقت تک مہاراج زندہ تھے اسوقت تک تمام لوگ مجھکو عزت ومحبت کی نگاہون سے دیکھتے رہے۔ اور میرا حکم تمام رعایا بچشم مانتی رہی آپ سب لوگون کی بہادری وہمت کی وجہ سے یہ راج ابتک قایم رہا آج مہاراج موجود نہین ہین لہذا مجھے امید ہے کہ دشمن کے پیدا ہوجانے پر بھی آپ لوگون کی ہمت وبہادری کیوجہ سے اس تخت کو کوئی شخص ایذا نہین پہنچا سکے گا اور جو لوگ کہ ڈرپوک۔ بزدل وتخت کے جانی دشمن ہین اور اپنے نمکحرامی کے خیالات رکھتے ہوئے بھی بہشت کی امید رکھتے ہین اون لوگون کی ہم کو دہشت نہین کرنی چاہیئے اور اگر آپ لوگ تمام ایسا ہی کرنا چاہتے ہین اور تخت کے دشمن ہوگئے ہین تو مین کہونگی کہ آپ حب الوطنی ہی نہین جانتے کہ کسے کہتے ہین آپکا انسان کہلانے کے لایق نہین ہے۔ بلکہ حیوان سے بھی بدتر ہین اور ہمارا تمام راج حیوان مطلق ہے۔ ورنہ مہاراج انہین چند ایام مین

دشمن کے ہاتھ سے کیون مارے جاتے - آپ نے اونکی کیا مدد کی اور ون
کے بعد بھی آپنے اونکے تخت تک بچانے کی کیا کوشش کی اور کیا تدبیر
سوچی - مہاراجہ صاحب نے کونسا ایسا مشکل کام تھا جو تم لوگون کے
واسطے اوٹھا رکھا ہو ہر وقت تم لوگون کے آرام کے واسطے ہر لڑائی
مین اپنے آپکو سب سے آگے رکھا - کیا کوئی شخص جواب دے سکتا ہے
یہان تک کہ تم لوگون کے واسطے جان تک دیدی مگر آہ دغا بازی دغا
بازی کو جان سکتا ہے - تم لوگ بزدل ہوگئے عورتون کی طرح
چوڑیان پہنکر خاموش بیٹھے ہو - مرنا ایک دن سب کو ہے پھر کیون
نہین میدان جنگ مین مانند بہادر آدمیون کے جان دیتے اور اپنے
آپ کو ثابت کر دکھلاتے کہ ہم بھی راجپوت ہین کیون کہ آپ لوگون کو یہ
تو ضرور معلوم ہے کہ میدان جنگ مین مرنے سے سیدھا بہشت کو جاتا ہے
اسلئے ہمت مردان مدد خدا کو اپنے دلمین جگہہ دو اور دشمن کے قلعہ
کی اینٹ سے اینٹ بجا دو"

چندر کلا کے اس جوشیلے مضمون نے اچھے اچھے بہادرون کے دلون
کو ہلا دیا یہان تک کہ بزدلون کے دلون مین بھی ایکدفعہ تو ترنگ اٹھ گئی
مگر سپہ سالار جو کہ چندر کلا کے تخت کے قریب ہی بیٹھا تھا بولا -
"شہزادی صاحبہ آپ کے کلام کی ہم لوگ تائید کرتے ہین اور جانے کو
تیار ہین مگر کونسا راجہ قرب وجوار سوائے مہاراجہ من موہن سنگھ مرحوم
کے تھا جسنے راجا نند راج کے سامنے سر نہ جھکایا ہو - مہاراجہ مرحوم
نے ہی ایسا کیا جس کا نتیجہ سوائے موت کے اور کچھہ اونکو نہ اوٹھانا پڑا"
یہ سنتے ہی چندر کلا نے میان سے نکلی ہوئی شمشیر کو چمکاتے ہوئے کہا

دو تمہاری دغابازی اور چالاکی ہے ہم کو یہ دن دیکھنا پڑا اور کبھی اپنی بزدلی و عیاری کیوجہ سے اس سے بھی زیادہ خراب دن ہم کو دکھلانا چاہتے ہو۔

تم جیسے آدمیوں سے ڈونگر پور کی کچھ بھلائی نہیں ہو سکتی اب اپنے گناہوں کی وجہ سے دوزخ کی راہ لو۔

یہ کہکر چندر کلا نے فوراً ہی سپہ سالار کا تن سے جدا کر دیا اور چلا کر کہا بہادر رونگاہ کرو بزدل آدمیوں کا یہی حال ہوا کرتا ہے۔

دن کے پہرہ دار نے اپنا دورہ ختم کر کے مغرب کیطرف رخ کیا رات کے سیاہ سیاہ بادلوں نے اپنی ڈراونی شکل سے بزدلوں کے کلیجوں کو دھڑکانا شروع کیا رات گذرتے ہی چاروں طرف سے فوجی باجوں کی آواز سنائی دینے لگی معلوم ہوا کہ نند راج معہ اپنے کمار بیر نند کے بڑی بھاری فوج لئے چلا آرہا ہے یہ سنتے ہی چندر کلا نے فوراً فوج کو آراستہ و پیراستہ ہونیکا بگل بجوا دیا اور اپنے جوانمرد سپاہیوں کو لیکر میدان جنگ میں آڈٹی اور دونوں طرف سے گھمسان لڑائی شروع ہو گئی۔

کمار بیر نند کا دل چندر کلا کو جنگی پوشاک میں پشت اسپ پر دیکھ کر ہاتھ سے جاتا رہا اور اپنی لڑائی کے کاروبار کو بھول کر چندر کلا کی خونی حسن نورانی آنکھیں صراحی دار گردن۔ جوبن کا ابھار۔ پتلی کمر و سرو قد کو دیکھنے لگا۔

چندر کلا کی سپاہ تعداد میں کم ہونے پر بھی اپنی بہادری کی داد دینے لگی اور نند راج و بیر نند کی فوج کو زیر و بالا کرنا شروع کیا اور یہ بھی ممکن تھا کہ دشمن کی فوج کو شکست دیکر پسپا کر دیتی۔ مگر فوراً ہی جبکہ

سندراج کو معلوم ہوا کہ تمام فوج کٹی جاتی ہے۔ اس نے سپہ سالار کو حکم دیا کہ چندر کلا سے راضی نامہ کرے۔ مگر چونکہ سپہ سالار نے بڑی بڑی لڑائیاں دیکھین تھین اور اوسکے سامنے یہ ایک معمولی لڑائی تھی اپنے راجا سندراج کا حکم نہ مان کر بولا "ایک لڑکی کے مقابلہ لڑائی مین فتح یابی حاصل نہ ہوتے ہوئے دیکھکر صلح کرنے سے مرجانا بہتر ہے" یہ بھی مشہور تھا کہ اسی سپہ سالار کی وجہ سے سندراج نے بہت لڑائیون مین فتح حاصل کی تھی۔ دوسرے سپہ سالار راجہ کا داماد بھی تھا۔

لڑائی صبح سے شام تک برابر جاری رہی ہزارون آدمی زمین پر ہمیشہ کے واسطے سو گئے۔ خون کی ندیان بہ نکلین۔ چندر کلا کے سپاہیون نے داد مردانگی ہاتھ سے نہ جانے دی۔ مگر کہان تک بچارے دو کو ایک کافی ہوتا مگر سہ چند چہار چند سے کہان تک ٹکر کہاتے آخر کو اون کے قدم بوجہ مقدار مین کم ہونے کے اوکھڑنے لگے۔ جبکہ چندر کلا نے دیکھا کہ مین کسیطرح فتحیاب نہین ہو سکتی فوراً ہی گھوڑے کو بچا کر نظرون سے غائب ہوگئی مگر اسکی یہی خواہش تھی کہ جب تک دم رہے تب تک میدان رزم سے قدم نہ اوٹھائے۔

لڑائی مین مرجانے سے اسکا چھٹکارا کہان تھا اپنے چاچا کی وصیت کو لڑائی مین مرجانے سے کیسے پورا کر سکتی۔ البتہ زندگی برقرار رہنے سے کبھی نہ کبھی (موقع ہاتھ آنے سے) اونکی روح کو بہشت مین تسلی پہنچا سکتی تھی اسلئے اس نے جنگ کا ختم کرنا ہی مناسب سمجھا فوراً ہی میدان جنگ سے یک بیک غائب ہوگئی اور کسی کو بھی معلوم

نہین ہوا کہ چندر کلا کہان گئی۔ حالانکہ نند راج نے بہت تلاش کی مگر پتہ نہین چلا اور ساتھ ہی ساتھ یہ بھی معلوم ہوا کہ کرشنی بھی غائب ہے نند راج نے فوراً ہی لوٹ مار کا حکم دیدیا۔ اور اس طرح پر ڈونگر پور کی تمام دولت وحشمت ساز و سامان ایدر مین چلا گیا۔

پانچوان باب

دوپہر کا وقت ہے آفتاب اپنے منہ سے آتش برسا رہا ہے زمین انگارے کی مانند گرم ہو رہی ہے درخت پھول پھلواری اپنا سر جھکا کے اس طپش سے بچنے کے لئے ایشور پرماتما سے دعا مانگ رہے ہین۔ پرند بوجہ گرمی کے درختون کے پتون مین پناہ گزین ہین اونکی دل خوش کن آوازین زبان خشک ہو جانے سے سنائی نہین دیتین چرند تھک کر ہانپتے ہوئے درختون کے سایہ مین بیٹھے ہوئے سامنے ہری ہری گھانس دیکھکر بھی دہوپ کیوجہ سے وہان پر جاکر کھانے کو گوارا نہین کرتے درندے اپنے غارون مین خاموش پڑے ہین۔ راجپوتانہ کی طپش بیان سے باہر ہے تسپر طرہ یہ ہے کہ لو بھی اپنے گرم گرم تھپیڑون سے ہر ایک چیز کو پھونکے ڈالتی ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ درخت ابھی زمین چوم لین گے۔

ایسے خوفناک وقت مین ایک لڑکی و گھوڑے پر سوار ہو کر اون گرد کے ہیبت ناک جنگل مین جا رہی ہے۔ لڑکی و گھوڑا دونون ہی آتش تشنگی و تھکاوٹ سے بیتاب ہین۔ لو نے اپنے گرم گرم تھپیڑون سے دونون کا

سنسان کر دیا یہ سایہ دار درخت کے از حد متلاشی ہین دونون کا بدن
آگ کی مانند گرم ہو گیا ہے - یکایک ایک درخت کے نیچے پہنچتے ہی
گھوڑا رکا اور وہان سے کسی طرح آگے قدم نہین بڑھاتا ہے -
لڑکی نے بھی ایسی مصیبت کے وقت تھکے ہوے گھوڑے کو
زیادہ دق کرنا نہین چاہا فوراً گھوڑے کی پشت پر سے اتر پڑی
اور گرم گرم جلتی ہوئی زین کو کھولا اور گھوڑے کو آرام لینے کے لیے
درخت کے نیچے چھوڑ دیا - گھوڑا تھوڑی دیر تک کھڑا رہنے کے بعد
کانپنے لگا اور کانپتے کانپتے زمین پر گر پڑا اور تڑپ تڑپ کر
سانس توڑتا ہوا دکھائی دینے لگا - اسوقت نازنین کو گھوڑے
کی یہ حالت دیکھکر از حد صدمہ گذرا - کیونکہ اس وقت تک
اوسکا ساتھ ہی دے رہا تھا - اس نے بھی ساتھ چھوڑا - بستی بھی
یہان سے ڈیڑہ کوس کے فاصلے پر ہے - اور اسوقت ایسی
جلتی ہوئی زمین پر قدم رکھنا بھی محال ہے اور لوؤن نے بھی
زور زور سے چلنا شروع کر دیا ہے - ایک نہ شد دو شد کا مضمون
ہے ایک تو زمین جلتی ہوئی قدم رکھنے کو روکتی تھی - دوسرے لو نے
آگے بڑھنے کو منع کر دیا - نازنین بڑی حیرانی و پریشانی کی حالت
مین ہے - بستی تک پہنچنے کی از حد خواہشمند ہے - مگر ناممکن - نازنین
کو کھانا کھائے اور پانی پیئے دو وقت گذر گئے - تیسرے پہر کا وقت
بھی ہو گیا مگر لو ابھی تک بند نہین ہوئی - یہ نازنین اپنے چچا مرحوم
کی نصیحت کو یاد کرکے اور بھی پریشان نظر آنے لگی آنکھون مین آنسو
بھر لائی افسوس ایسی مصیبت کے وقت اس ہراسان و پریشان

مہ جبین کو تسلی دینے والا کوئی نہین - یہ خوفناک میدان بھی پہاڑ کہانے کو آتا ہوا کہائی دیتا ہے دوسرے یہ بھی خیال ہے کہ شاید دشمنون نے پیچھا کیا ہو اور مجھکو اس خون آلودہ پوشاک مین پہچان لین - یہی دل مین سوچتی تھی کہ چلے راستہ مین چلتے چلتے جان جاتی رہے - مگر یہان ٹہرنا اچھا نہین ہے - اسی حالت مین مہ جبین نے جلتی ہوئی زمین پر قدم رکھنا شروع کیا اور پوراون گڈہ مین پہونچنے کا قصد کیا بدن دہوپ مین چلتے چلتے گرم ہونے لگا - منہ خشک ہوگیا - پسینے سے شرابور ہوگئی اور دل دہڑکنے لگا - طبیعت نے یہی چاہا کہ کسی سایہ دار درخت کے نیچے آرام لے - انہین خیالات مین چلی جا رہی تہی کہ ایک بیل دار جہاڑی سامنے دکھائی دی اور طبیعت و دل اسکے سایہ مین بیٹہنے کو چاہت ہوئے - مہ جبین وہان پر بیٹہ گئی - بیٹہے بیٹہے اسکو سوچ پیدا ہونے لگے - تمام پچھلی سرگذشت اسکے دماغ کو چکر دینے لگی دماغ پریشان ہونے لگا اور پاگلون کی طرح ادہر ادہر دیکہنے لگی - یکایک اسی حالت مین اسکو خیال ہوا کہ نندراج و بیر نند اسی جہاڑی مین چھپے ہوئے ہین اور اوسکے مقابلے کو آگئے ہین فوراً ہی ماہ جبین نے اپنی شمشیر میان سے نکالی اور یہ کہتے ہوئے سنائی دی - "مین راجپوت کی بیٹی ہون مہاراج من موہن سنگھ میرے چاچا تہے - تجھ جیسے بزدل نندراج سے ہم کو کیا ڈر ہے ہم اسی جگہ تیرے سر کو اسی شمشیر سے اوتار کر اپنے چاچا کی نصیحت کو پورا کرین گے" ناظرین اب معلوم ہوا کہ یہ لڑکی وہی مصیبت زدہ چندر کلا ہے - فوراً اوٹھکر اپنی تلوار کو گہماتی ہوئی ایک درخت پر مارکر

جوکہ اوسکو نندراج دکھائی پڑتا تھا۔ ایسا کرتے ہی براجکماری کا خیال فوراً بدل گیا۔ ہوش وحواس درست ہوگئے سوچنے لگی کہ کہان نندراج دبیرنند اور کہان یہ جنگل اور بیل کا درخت مگر معلوم نہین کس خیال سے اس نے تمام سامنے والی بیل اور جہاڑی کو ڈہونڈہ ڈالا مگر کوئی نہ پایا۔

چھٹا باب

ڈونگرپور کی سلطنت غارت ہوجانے سے کرشنی صبر کرکے نہین بیٹھہ گئی اور چندرکلا سے بھی اسکی ملاقات ابھی تک نہین ہوئی۔ اس وقت یہ بھی خیال نہین کہ چندرکلا کہان ہے۔ کرشنی کی ہمیشہ یہی خواہش تھی کہ چندرکلا کو اکیلا نہین چھوڑونگی لہذا کرشنی اسوقت بڑی فکرمند ہے چندرکلا نے ڈونگرپور کو خیرباد کہتے وقت کرشنی سے کہا تھا کہ ہم دونون کا ساتھ رہنا مناسب نہین ہے۔ کیونکہ قدم قدم پر مصیبت کا سامنا ہے۔ اور دونون کا علیحدہ علیحدہ رہ کر اس کو انجام تک پہونچانے مین سہولیت ہوگی۔ کیونکہ دونون کے دلون مین مختلف رائے ہونگی اور آپسمین ایک جگہہ بھی ملاقات کے واسطے مقرر کرلی گئی تھی۔ لہذا کرشنی نے کئی بار محبت کے جوش مین اُس جگہہ جاکر چندرکلا کو ڈہونڈا مگر کہین پتہ نہ پایا نا اُمید ہوکر واپس چلی آتی تھی اسلئے کرشنی کو کئی دفعہ یہ خیالات پیدا ہوئے کہ شاید چندکلا اس دنیا مین اب نہ رہی ہو۔ وہ ہروقت راجا بیرنند پر نظر رکھتی تھی اونکی سلطنت مین بھی جاکر اونکی ہر قسم کی خبر کسی نہ کسی ذریعہ سے لے لیتی تھی۔ اگرچہ اسکو اس خبر

لینے کے واسطے بہت دقت در پیش ہوتی تھی اور روپیہ بھی خرچ کرنا پڑتا تھا
ایدر کی بادشاہت مین چندرکلا کا کچھ بھی پتہ نہ پاکر بلکہ راجا کو اسکی
تلاش مین ہراسان و پریشان سنکر کرشنی کو معلوم ہوا کہ چندرکلا ابھی
تک دشمن کے ہاتھ سے ماری نہین گئی سو اس نے اب شہر کے شہر گاؤن
بہ گاؤن جنگل کے جنگل چھان مارے مگر کہین بھی پتہ نہین چلا اب افسوس
کرنے لگی - کہ اے ایشور ایسے نازون کی پالی کماری ایسی مصیبتین کیسے
برداشت کرتی ہوگی - اسکی طبیعت کا کیا حال ہوگا - جبکہ مانند ہرن
(جو کہ شکاری سے بچہ کیا ہوا ہو) ڈر رہی ہوگی - ہر ایک قدم زمین پر
پھونک پھونک کر رکھتی ہوگی - ایسی ہی باتین سوچ سوچ کر کرشنی کا دل
بے چین ہونے لگتا تھا مگر سمجھا سمجھا کر ٹھیک کرتی تھی - انہین خیالات
مین غوطہ کھاتے ہوئے کرشنی مجبور ہوگئی - آخرکار اس کو خیال آیا کہ مہاراج
من موہن سنگھ کے گرو سوامی رامانند جی کو چندرکلا کا تمام حال معلوم ہو
کہ کہان ہے کیا کرتی ہے اگر نہ بھی معلوم ہو تو وہ اپنے یوگ ابھیاس سے
اس کو معلوم کر سکتے ہین - مگر گرو جی بھی تو آجکل چندرکلا کے عہد کو پورا کروانے
کی کوشش مین ہر وقت لگے رہتے ہین - کبھی کبھی اپنی جگہ سے غائب
بھی ہو جاتے ہین شاید انکی کٹی پر جانے سے اونکے درشن ہون یا نہ
ہون - مگر کب تک کبھی نہ کبھی تو کہین نہ کہین سے واپس آوینگے ہی
اتنی باتون پر غور کر کے گرو جی مہاراج کی کٹی مین جانے کے واسطے ارادہ
پختہ کر لیا مگر سوامی جی کے رہنے کا مقام وندھیاچل پر ہے جو کہ یہان سے
کئی روز کی راہ ہے - کرشنی نے ہمت مردان مدد خدا ایشور کا بھروسہ
دل مین رکھکر وندھیاچل کی طرف قدم بڑھایا - راستہ مین بہت سے شہر

اگاؤن طے کرتے بڑھے اور سب مین چندر کلا کو تلاش کیا مگر کہین نہ
ملا۔ ہر چند راستہ خوفناک و تکلیف دہ تھا۔ بڑی مشکل سے طے کرتی
جاتی تھی کہین کہین خاردار درختون و جھاڑیون سے مقابلہ ہوتا۔ تلوون
مین چھالے پڑے ہوئے تھے وہان پہونچکر معلوم ہوا کہ گروجی کوہ ارا ولی پر چلے گئے ہین
اگرچہ کوہ ارا ولی اس مقام سے کچھ دور نہین ہے مگر چونکہ کرشنی کئی روز
سے برابر چلی آرہی ہے اسواسطے اوسکو دوری خیال ہونے لگی کرشنی
بڑی مشکل سے اس پہاڑی پر پہونچی وہان کرشنی نے سوامی جی کو پرنام کیا
کرشنی کو دیکھکر سوامی جی نے دعاخیر کی اور خیروعافیت دریافت کی۔
کرشنی (ہاتھ جوڑکر) آپ یوگی ہو کر بھی ایسا سوال کرتے ہین۔
سوامی راما نند جی۔ چندر کلا کی خبر جانتی ہو کہان ہے کیسی ہے؟
کرشنی۔ اسی واسطے تو حضور کے قدمون مین حاضر ہوئی ہون۔
اسکے مقام جگہہ و خیروعافیت سے مطلع فرماوین۔
راما نند جی۔ چندر کلا خیریت سے ہے اُسکے عہد کے پورا ہونے
مین زیادہ دیر نہین ہے۔
کرشنی۔ آپ مین سب طاقت ہونے پر بھی اتنی زیادہ دیری
کیون ہوتی ہے۔
راما نند جی۔ کرشنی! جلدی مین ہمیشہ کام خراب ہوتا ہے۔ داناؤن
کا مقولہ ہے ع۔ دیر آید درست آید۔ کچھ ایسا ہی سامان مہیا کرنا ہے
جسکی وجہ سے دیری ظہور مین آرہی ہے۔
کرشنی (ہاتھ جوڑکر) تب مہاراج فرماوین کس چیز کی ضرورت ہے
تاکہ کام جلدی سے کامیابی کی صورت مین نظر آوے۔

راما ننْد جی - آدمی قربانی کی صورت مین نظر آوے -

کرشنی - گروجی مین قربانی کے لئے حاضر ہون - مجھسے زیادہ اور کس کی قربانی ہوسکتی ہے - آج ہی آپ مجھکو قربان کردین -

یہ سنتے ہی گروجی نے کچھ چپ چاپ کرشنی سے کہا - جسکو سنکر کرشنی چپ چاپ وہان سے کھڑی ہوکر ہاتھ جوڑکر پرنام کرتی ہوئی گپّھا سے باہر ہوکر چلتی ہوئی نظر آئی -

ساتوان باب

آسمان مین اسوقت نہ آفتاب ہے نہ ماہتاب ہے تارے ہین نہ بادلون کی گھٹا - آفتاب کی چمک دمک سب غائب ہوگئی ہے ماہتاب اپنی نورانی روشنی سے خلقت کو منور کرنے والا ہے - دن گیا شام ہوئی رات آنے والی ہے تمام خلقت نے اپنے کام کاج چھوڑدئے ہین پرند اپنے اپنے گھونسلون کی تلاش مین درختون پر چہچہارہے ہین - چرند چراگاہون سے اپنے اپنے گھرون کو لوٹ رہے ہین چندرکلا نے ایسے وقت مین بوراون گڈہ مین قدم رکھا اور قلعہ کی چہاردیواری مین داخل ہوئی مگر اس وقت بوراون گڈہ کے قلعہ مین بڑا شوروغل ہورہا ہے - سب کوئی مستعدی کے ساتھ کام مین مشغول نظر آتے ہین - بہت آدمی راہ مین آتے جاتے ہین - مگر چندرکلا سے کسی شخص نے بھی کسی قسم کا سوال نہین کیا اپنے اپنے ہی کام مین مشغول ہین - یہ دیکھکر چندرکلا کو خیال گذرا کہ سوامی راما سے ملاقات کرینگے اور کسی شخص سے ملنا فضول ہے

کیون کہ اگر کچھہ مدد کا سہارا ہو سکتا ہے تو یہی راجا ہو سکتا ہے لہذا اس نے محل کی طرف جانے والے راستہ کو پکڑا اور محل کے نزدیک جانے پر جبکہ اس نے چوطرف روشنی ہر طرف سے سجے سجائے مکانات و باغ بہاری دیکھی اپنی کھوئی سلطنت کو یاد کرکے آنسو بھر لائی۔

پورا دن کہ کے راجا کا نام گنپتی راؤ ہے مگر یہ صرف نام کے ہی گنپتی ہے چندر کلا نے محل کے دروازے پر پہنچکر راجا گنپت راؤ سے ملنے کی خواہش ظاہر کی مگر محل ہین سے جواب ملا کہ "راجہ صاحب ابہی پوجا مین لگے ہوئے ہین" لہذا چندر کلا کو کچھہ دیر راجا کے واسطے انتظار کرنا پڑا۔ تہوڑی دیر کے بعد جب راجا آئے ملاقات ہوئی تو راجا کے اصرار کرنے پر چندر کلا نے اپنی تمام سرگذشت بیان کردی اور کچھہ فوج کی مدد چاہی۔ راجا گنپت راؤ نے کچھہ دیر سوچنے کے بعد جواب دیا "بیشک تمہارا راجہ صاحب مرحوم کو مجھسے کمال الفت تھی تم سے اونکی موت کی خبر سنکر مجھکو بہت صدمہ گذرا اور میری دلی خواہش ہے کہ مین اس ہندراج کی دغا کا جوکہ اوسنے راجہ موہن سنگھ کیساتھ کی اور اس تکلیف کا جو اس نے تمکو پہنچائی کافی انتقام لون۔ مگر چونکہ اسوقت میرے دل پر سخت صدمہ گذرا اور آجکل فوج مین بھی کچھہ ابتری پھیلی ہوئی ہے لہذا مین تمہاری اس بات کا جواب دو چار روز مین غور و خوض کے بعد دونگا۔

یہ کلمات نا امیدی کے سنکر چندر کلا نے دل مین ٹھان لی کہ یہان مدد وغیرہ نہین ملسکتی۔ لہذا وہ رخصت کی اجازت کی خواہان ہوئی۔ مگر گنپت راؤ نے اجازت نہ دیکر بڑی آؤ بھگت کے ساتھہ اپنے محل مین ٹھیرنے کے واسطے کہا۔ چندر کلا اس مین ہرج نہ سمجھکر ٹھیرنے

پر راضی ہوگئی۔

مہاراجہ گنپت راؤ نے چندر کلا کی بڑی خاطر و مدارات کی اور ملازمان کو حکم دیا کہ سب طرح کا آرام مہیا ہونا چاہیئے۔ رانی نے اس روز چندر کلا کے ہمراہ کہانا کہایا اور داسیون کو حکم دیا کہ ہر وقت چندر کلا کی خدمت مین حاضر رہین۔ کیونکہ راجا کا یہ ہی حکم تھا کہ چندر کلا کو یہ خیال گذرنے پائے کہ ہمارے راج مین ہم کو اتنے اور زیادہ آرام تہے۔ کہانا کہا بیکر چندر کلا آرام سے اپنے کمرے مین بیٹھی ہوئی تہی۔ راستہ کی تہکن دور ہوگئی تہی صرف اسی خیال مین محو تہی کہ کس طرح زندہ رہکر اپنے عہد کو پورا کرکے اپنے مرحوم چاچا کی روح کو تسلی بخشے۔ دن مصیبت مین گذرا۔ شام راجا سے ملاقات مین گذری رات کے دو تین گھنٹے کہانے پینے مین اور رانی سے بات چیت مین گذر گئے اور اس وقت بیٹھی ہوئی اپنے چاچا کی سرگذشت کو سوچ رہی تھی۔ ادن کو قیدی کی حالت مین دیکھنا وہان سے لوٹتے ہی لوٹتے دشمن کی اپنے ملک پر چڑہائی لاشون سے میدان جنگ پر خون کی ندیان بہتی ہوئی سب نظارہ اسکی آنکھون کے سامنے پہرنے لگا۔ اچانک اسیوقت ایک آواز نے اسکو اپنی طرف مخاطب کیا وہ کلمات یہ تہے "دکتور بیر سند معہ اپنی فوج کے آرہے ہین" یہ سنتے ہی چندر کلا کے سب خیالات جن مین کہ غرقاب تہی دور ہوگئے اور سوچنے لگی کہ کیا معاملہ ہے خواب ہے یا خیال ہے۔ یا حقیقت مین بیر سند آگیا ہے۔ اگر ایسا ہوا تو بڑی غضب ہوگیا۔ پہر اسنے اپنے کانون کو اسطرف لگایا مگر دوبارہ اس قسم کی کوئی آواز سنائی نہ دی۔ چندر کلا کے دل مین طرح طرح کے خیالات

گذرنے لگے یہان تک کہ چندر کلا حیران و پریشان نظر آنے لگی
نہ اوٹھتے چین نہ بیٹھے چین ہر وقت اور ہر لحظہ منتظر نگاہون سے
اودہر اودہر دیکھہ رہی ہے۔ کبھی بیٹھتی کبھی ٹہلتی ہے کبھی سوچتے
سوچتے بے پرواہی کے ساتھ پلنگ پر لیٹ جاتی ہے۔ اسی حالت
مین آدہی رات گذر گئی پہرہ دارون نے اپنی آوازون کو کانون
تک پہنچانیکا موقعہ پایا پھر نیند کہان آخرکار جبکہ اندہیرے کو آفتابی
نور سے مقابلہ ہونے کو تھا اور کہین کہین پرندا پنے گہونسلون مین
پرون کو پھڑپھڑاتے ہوئے سنائی دینے لگے۔ اسیوقت چندر کلا کو سامنے کے میدان مین سے
سب سے گھوڑونکی ٹاپونکی آواز جیسے سرپٹ دوڑتے ہوئے اسکی طرف آرہے ہون سنائی دی۔
آسمان مین تارے چمک رہے ہین کوئی کوئی تارہ غائب ہوتے ہوئے
دکھائی دیتا ہے۔ جس سے کہ خیال گذرتا ہے کہ صبح صادق ابھی ہونے
والی ہے کبھی کبھی ٹاپون کی آواز زور زور سے سنائی دیتی ہے لہذا
چندر کلا کو کامل یقین ہو گیا کہ ضرور دشمن فوج لئے ہوئے میرا پیچھا کرتا
ہوا چلا آرہا ہے اور بہت جلد ہی محل کے چارون طرف محاصرہ کرے گا۔
تب کوئی تدبیر رہائش اور چھٹکارہ کی نظر نہ آویگی۔
چندر کلا نے اپنے کمرے کے دروازہ کو کہولنا چاہا مگر معلوم ہوا کہ باہر سے
بند ہے اور کوئی شخص باہر دروازہ کے ایسا نہین ہے جسکو آواز دیکر دروازہ کھلوا
دے یہان سے صحیح و سالم جان بچا کر دشمن کے پہونچنے سے پیشتر بھاگ
جانا بھی ضروری ہے اب ہر طرح سے مشکل ہے کہ کیسے بہاگے۔ انہین
خیالات مین محو تھی کہ اوسکی نظر کھڑکی پر گئی دیکھا کہ کھڑکی سے گذر کر چھت
پر جا کر ایک درخت کے ذریعے سے جو کہ چھت پر اپنی ایک شاخ جھکائے

ہوئے ہے نیچے زمین پر پہونچ جائے سوائے اسکے اور کوئی ترکیب اپنے کو بچانے کی نہین دیکھی - لہذا اس نے کھڑکی کی سلاخون کو توڑا اور چھت پر جاکر اس درخت پر پہنچ گئی اور اسیطرح قیدخانہ مین سے باہر ہو گئی اور ایشور کا شکریہ ادا کیا -

آٹھوان باب

اسیطرح بھاگتے بھاگتے شہر در شہر گھومتے - جنگلون مین بسیرا لیتے لیتے چندرکلا کو ڈیڑہ برس گذر گیا - ہر طرف سے مدد ملنے کا سہارا جاتا رہا نا امیدی کے خیال دلمین رہ رہ کر اوٹھنے لگے - کبھی کبھی خودکشی کا خیال دل مین آنے لگتا مگر اپنے چاچا کے سامنے عہد کرنیکا خیال آکر وہ خودکشی کا مانع ہو جاتا تھا - اسوقت چندرکلا ایسے جنگل مین ہی کہ جہان کوئی پہلدار درخت اور کوئی چشمہ پانی پینے تک کا نظر نہین آتا دن بھر کی تھکی ماندی اور اوسپر طرہ یہ کہ کھانیکو کوئی چیز نہ پینے کو پانی میسر ہے اسی سوچ بچار مین جا رہی تھی کہ رات آپہنچی اور اندھیرا ہی اندھیرا چو طرف چھا گیا فوراً ہی ایک پہاڑ کی کھوہ اس کو نظر پڑی جہان پر اس نے خیال کیا کہ ایشور پر بھروسا کرکے آج رات یہین گذار دین صبح دیکھا جاویگا - ناچار غار مین جاکر بیٹھ گئی آخرکار ماندگی کیوجہ سے آنکھ لگ گئی اور صبح تک وہین پڑی رہی اور اسوقت تک بیدار نہ ہوئی جبتک کہ آفتاب نے اپنی گرم گرم کرنین اوپر ڈالکر اسکو جگا نہ دیا تب وہ غار کے باہر آئی اور سوچنے لگی کہ اس پہاڑ پر چلکر ادہر اودہر نظر دوڑا کر دیکھین شاید کہین پر کوئی بستی نظر پڑ جاوے ناچار پہاڑ پر چڑھ کر دیکھا تو کہین کہین کچھ جھونپڑیان نظر پڑین ورنہ تمام اطراف مین پہاڑ ہی

پہاڑ نظر آتے ہین اور ایک ندی بھی پہاڑ کے اطراف مین بہتی ہوئی نظر پڑی جسکے دو نون طرف مفش کلولین کر رہین ہین کبھی ادہر سے اودہر آتے جاتے ہین مگر یہ سامان چندر کلا کے دل کو بہلانے والے نہین ہین۔ چونکہ چندر کلا بہت تہک گئی تھی۔ لہذا اس نے آہستہ آہستہ اودہر قدم بڑہایا۔ مگر تہوڑی دور جا کر اُسکے تہکے ہوے قدمون نے آگے نہ بڑہنے دیا اور وہین ٹھیر گئی اور کچھہ دیر کے واسطے آرام کرنے کے لیے لیٹ گئی۔

اسیوقت ایک نوجوان شخص ندی پر صبح کی نسیم سحر کے مزے لینے کو آیا ہوا تھا۔ یکایک اوسکی نظر چندر کلا پر جو کچھہ فاصلہ پر ایک درخت کے نیچے لیٹی ہوئی تہی پڑی وہ دیکھتے ہی اسکے پاس آیا۔ مگر اس نے دیکھا کہ نازنین بیہوش ہے فوراً ہی چشمہ مین سے پانی لاکر اس کا منہ دہلانے لگا اور ٹھنڈے ٹھنڈے پانی کے چھینٹون سے اسکو ہوش مین لانے کی کوشش کرنے لگا اور اپنے کرتہ کے دامن سے اوسکو ہوا کرنے لگا۔ چندر کلا کو جبکہ ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا لگی۔ اسکو ہوش آیا اور آنکھین کہلتے ہی کیا دیکھتی ہے کہ ایک خوبصورت حسین نوجوان اسکے پاس بیٹھا ہوا اپنے کرتہ کے دامن سے ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا جہل کر اسکو ہوش مین لانے کی کوشش کر رہا ہے۔ دیکھتے ہی دیکھتے چندر کلا کی دونون آنکھین پہر بند ہوگئین

نوجوان کی چار آنکھین بہی نہ ہونے پائین تہین کہ محبت کی لہر نوجوان کے سینہ مین کام کر گئی دل دہڑکنے لگا ہاتھہ پیر کانپنے لگے۔ نوجوان کی نظر ہونٹون پر جانے سے معلوم ہوا کہ نازنین کے لب خشک ہو رہے ہین

آنکھون مین دو بوند دکھلائی دین جنہون نے بجلی کی مانند نوجوان کے دل پر اثر کیا۔ نوجوان نے بڑی سرگرمی سے اسکو ہوش مین لانے کی کوشش کی کچھہ دیر بعد چندر کلا کو پھر ہوش آیا اور یون گویا ہوئی "او مہربان تھوڑا پانی دو"

نوجوان اپنے دونون ہاتھ کے چلو مین پانی بھر لایا۔ اور چندر کلا کو پلایا چندر کلا حلق تر ہوتے ہی اپنے مہربان کا بازو پکڑ اوٹھ بیٹھی۔ اور کچھہ دیر سستانے کے بعد نوجوان کے ہمراہ چلنے لگی۔ دونون چلتے چلتے پہاڑ پر کے ایک گھر مین پہنچے جہان پر پہنچکر نوجوان تھوڑے پھل لے آیا مگر چندر کلا دو دن سے بھوکی تھی اسواسطے نوجوان نے وہ پھل کافی نہ خیال کرکے اور تھوڑے پھل نزدیک کے باغیچے مین سے لے آیا اور ان کو بھی چندر کلا کے سامنے رکھکر آپ نزدیک کے چشمہ مین سے پانی لینے کے واسطے چلا گیا۔ چندر کلا نے ان پھلون سے بھوک اور پیاس اوس پانی سے جو کہ نوجوان لے آیا تھا بجھائی۔ تب چندر کلا کو بولنے کی طاقت آئی اور گویا ہوئی "آپنے آج مجھکو دوبارہ میری زندگی بخشی ہے مین اس احسان سے جو کہ آپنے مجھپر کیا ہے تا قیامت سبکدوش نہین ہو سکتی۔

نوجوان "مین نے آپ کے ساتھ کوئی احسان نہین کیا آپ اس خاکسار کو ایسے الفاظون سے کیون شرمندہ فرماتی ہین۔

چندر کلا "آدمی کے واسطے اسکی زندگی بخشنے کے سوا اور کیا زیادہ احسان ہو سکتا ہے آپنے مجھکو مرتے مرتے بچا لیا ورنہ میری موت مین کیا شک تھا۔

نوجوان "یہ سب ایشور کی مہربانی و نوازش ہے ورنہ انسان کی

کیا طاقت ہے کہ بغیر اوسکے حکم کے قدم تک آگے یا پیچھے رکھ سکے۔
چندرکلا۔ "بیشک مرضی تو ایشور کی ہی ہوتی ہے۔ مگر چونکہ وہ مرضی آپکی ذریعہ سے ظہور میں آئی لہذا مین آپکی بڑی ممنون ہون جسکی کہ شہادت کے واسطے ہر ایک آنسو ان مستعد ہے"۔
نوجوان "اب دہوپ تیز ہوتی جاتی ہے۔ ایسی حالت مین یہانپر کبتک بیٹھی رہوگی؟
چندرکلا نے ایک آہ سرد بہری اور چہرہ سے شرمندگی کے آثار نمودار ہونے لگے۔
نوجوان "اگر کوئی قصور مجھ سے سرزد ہوا تو معاف فرماوین۔ کیونکہ قصور آدمی ہی سے سرزد ہوتا ہے اور معاف کرنا بھی آپ ہی جیسے مہربانون کا کام ہے"۔

چندرکلا "ان الفاظون سے آپ کیون مجھکو شرمندہ کرتے ہین قصور میرا ہے اور آپ اپنا قصور ظاہر کرتے ہین مین نے ہی تو آپکو تکلیف دی ہے اور جس بھید کو مین مدت سے محبت کے ساتھ چھپائے ہوئے تھی وہ اب ظاہر ہوا جاہتا ہے لہذا اب اس حالت مین یہان بیٹھکر کیا کرین گے جیسا حکم ہو فرماوین۔
نوجوان۔ (ہاتھ کے اشارے سے سامنے دکھا کر) "وہ جو مکان سامنے دکھائی دیتا ہے۔ اگر آپ کو کچھ تکلیف نہ ہو تو کیا آپ وہان چلکر آرام کر سکتی ہین اور اس بندہ کو مشکور فرما سکتی ہین؟"
چندرکلا "مین آپ کے احسانون کا کہان تک شکریہ ادا کرون مجھکو آپکا حکم بسر و چشم قبول کرنے مین کچھ دریغ نہین ہے"
نوجوان۔ تو براہ عنایت قدم رنجہ فرماوین۔

نوان باب

چندرکلا نوجوان کے پیچھے پیچھے اور نوجوان آگے آگے جانے لگے۔ کچھ دیر بعد

پہاڑی گھاٹیون سے گذر کے ایک میدان دکھائی دیا اور وسط میدان ایک مکان دکھائی دیا جسکے چوطرف خوب پھول پھلواری ہے میدان کے چوطرف اونچے اونچے پہاڑ اور ٹیلے دکھائی دیئے۔ میدان مین ہر طرف ہرن چوکڑی بھر رہے ہین اور کلولین کر رہے ہین۔ کہین کہین خرگوش دوڑ رہے ہین۔ بکریان اور گائین چر رہی ہین جنکے دیکھنے سے کیسا ہی پریشان دل کیون نہ ہو ایک دفعہ تو ضرور خوش ہو جاتا ہے۔ مگر ہم نہین خیال کرتے کہ چندرکلا کو یہ چیزین خوش کر سکتی ہین کہ نہین چندرکلا کو پورا اون گڈھ چھوڑنے کے بعد آج یہ پہلا موقعہ ہے کہ ایسی خوشنما چیزین دل خوش کن اشیا نظر پڑین۔

چندرکلا کی آمد کی خبر اس جگہہ کے تمام نزدیکی پہاڑون کے پہاڑیون مین پھیل گئی اول اول دو دو چار چار لڑکے لڑکیان چندرکلا کو دیکھنے آئے بڑھتے بڑھتے عورت و مرد بوڑھی بوڑھیان چندرکلا کے درشنکو آنے لگے اور ایک انبوہ اکٹھا ہو گیا۔ سب کوئی مرد و زن چندرکلا کو اپنی پہاڑی بولی مین رانی مان رانی مان کہکر پکارنے لگے۔ دیکھتے دیکھتے پہاڑی باجے والے مردنگ کھرتال لیکر بھی آپہنچے اور باجے بجا کر خوشیان منانے لگے۔ ناچنے گانے سے تھک کر سب کسی نے باری باری اپنا سر چندرکلا کے قدمون پر جھکایا چندرکلا نے سب لوگون کے واسطے دعائے خیر مانگی اور خیر و عافیت دریافت کی اور اون کا سر اپنے قدمون پر سے اوٹھایا۔ مگر بڑی فکر مین تھی اور سوچتی تھی کہ یہ معاملہ کیا ہے کچھ سمجھ مین نہین آتا۔

شام ہوتے ہی تمام پہاڑی لوگ جو جس کو میسر تھا جنگلی پھل دودھ اور دہی وغیرہ لے آئے تھے جو پایا لا کر نوجوان کا گھر بھر دیا۔ بعدہ نوجوان

وچندرکلا اپنے آرام گاہ مین داخل ہوئے۔ مگر ذرا سی آہٹ پر دونون
جنگ اوٹھتے تھے۔ (کیونکہ دونون ہی مصیبت کے مارے
راجکمار اور راجکماری ہین)
چندرکلا کی مصیبت کی تمام سرگذشت سننے پر رنبیر سنگہ (نوجوان کا نام)
کو کرشنی کے دیکھنے کی از حد خواہش ہوئی اور اوسکو تلاش کرنے کے
واسطے بھیل لوگون کو چوطرف روانہ کرنے کا ارادہ ہوا بھیل لوگ
رنبیر سنگہ کو راجا کے نام نامزد کرتے ہین یہ ایک جوان بن کے
راجکمار ہین۔ اور کسی خاص وجہ سے اپنے راج کو چھوڑ دیا ہے
اور ادہر اودہر چھہ برس تک گھومتے پھرتے رہے۔ آخر کو اس
پہاڑ پر بسرام کیا تھا۔
اسیوقت سے پہاڑی لوگ انکو اپنا راجا مان کر اُن سے اُسی جگہہ
قیام کرنے کے لئے ملتجی ہوئے تھے اور اسیوقت سے راجکمار رنبیر سنگھ
اسی جگہہ قیام رکھتے ہین۔ ان پہاڑیون کو کبھی کبھی بھیل کے نام سے
نامزد کرتے تھے مگر دراصل یہ لوگ بھیل نہین تھے خیر جو ہون ہم بھی
ان لوگون کو بھیل کے نام سے نامزد کرینگے۔
چندرکلا کو رنبیر سنگہ کے مکان مین کسی قسم کی تکلیف نہین ہوئی۔ صبح
ہوتے ہی تمام لوگ پھر جمع ہوگئے اور تمام لوگ یک زبان ہو کر کہنے
لگے "آپ یہان کی رانی ہین مہربانی فرماکر ہم لوگون کو مت چھوڑنا
جبتک آپ یہان رہین گی تبھی تک ہم بھی یہان رہین گے۔ ہم ہر طرح
سے آپ کی خدمت کے لیے تیار ہین سونا چاندی ہیرے جواہرات
جس قدر ضرورت ہو موجود ہین اور آپ کے لئے تیار ہین۔ آپ کے

حکم کی مانند ہم بیٹھین گے اوٹھین گے آرام کرینگے کھائین گے پیئن گے آپ ہم لوگون کی رانی مان ہو اسی پہاڑ پر رہو اب جیسے ہمارے راجہ موجود ہین ویسے ہی آپ ہماری رانی مان ہو۔

چندر کلا۔ "بھیل لوگو دیکھو مین اسوقت بڑی مصیبت مین مبتلا ہون مین تم لوگون کی رانی مان ہونا قبول کرتی ہون کیون کہ اس سے بہتر اور کیا میری قسمت ہو سکتی ہے کہ مین تمھاری رانی مان ہون۔ یہان پر آکر مین نے تم لوگون کی پناہ لی ہے اور تم لوگون کی وجہ سے میری جان بچی ہے۔ اسواسطے مین تم لوگون کی پناہ ہرگز نہ چھوڑون گی۔ مگر لگا ہے بگاہے وقتاً فوقتاً ہم کو اپنے عہد کو پورا کرنے کی کوشش کرنے کے لیے باہر بھی جانا پڑا کرے گا۔

بھیل لوگ "آپ کس مصیبت مین مبتلا ہین؟ ہان! ہم تمام آپ کے واسطے جان دینے کو تیار ہین جس جگہہ آپکا پسینہ گرے گا ہم خون بہانے کو مستعد ہین۔

چندر کلا۔ "ابھی وقت نہین آیا وقت پڑے پر تم لوگون کی تمام قوت ہمپر ظاہر ہو جاویگی اور وہ کلم خود بخود تمپر ظاہر ہو جاویگا"

بھیل لوگ "تب ہم لوگون کی رانی مان بنکر یہان پر قیام کرو گی"

چندر کلا۔ جس روز تم لوگون کی مدد سے ہمارا کام کامیابی کیساتھ پورا ہو جائیگا تب اس بات کا جواب دونگی"

بھیل لوگ "آپ فرما سکتی ہین کہ کتنے ایام کام کے سرانجام ہونے مین باقی ہین۔

چندر کلا "خیال سے معلوم ہوتا ہے کہ اب زیادہ دن باقی نہین

ہین بہت جلد وہ کام ظہور مین آنے والا ہے "

بھیل لوگ - تب تک اسی جگہہ قیام رکھے گا - ؟

چندر کلا "رہون گی "

بھیل لوگ "ہم لوگون کو بغیر اطلاع کئے ہوئے کسی طرف مت چلی جائیگا اور ہم سب خیال کرتے ہین کہ آپکا کام ایشور پرماتما کی مدد سے بہت جلد انجام کو پہنچ جائیگا - ایشور نے آپکو یہان پر لوگون کی بھلائی کے واسطے بھیجا ہے - ہملوگ محبت کرنا اور خدمت کرنا نہین جانتے ہین اگر کچھہ غلطی یا خطا ہم سے ہوئی ہو یا ہووے تو امید ہو کہ معاف کرینگی اور کرتی رہینگی -

یہ کہکر بھیل لوگ چندر کلا کے سامنے ہاتھہ جوڑ کر سر جھکائے ہوئے چلے گئے -

دسوان باب

جس دن چندر کلا گنپتی راؤ کی سلطنت مین پہنچی تھی اُسیدن اسکے پہنچنے کی خبر گنپتی راؤ نے راجا مندراج کو بھیجدی تھی اسواسطے کمار بیرنند اسی رات کو معہ اپنی فوج کے پورون گڈھ مین چندر کلا کو گرفتار کرنے کے لیے آموجود ہوا تھا چندر کلا گنپت راؤ کے اس فعل سے بالکل ناواقف تھی اگر وہ اس رات کو وہ الفاظ جنھون نے کہ اسکو چوکنا کر دیا تھا نہ سنتی تو ممکن تھا کہ بخوف وخطر گنپتی راؤ کے مکان مین سو جاتی اور اپنے دشمن کے ہاتھہ مین زندہ گرفتار ہو جاتی مگر ایشور اسکا ہر وقت مددگار رہے -

لیعدہٗ اوسکو معلوم ہوگیا کہ یہ سب کارروائیان گنپتی راؤ کی تھین۔
چندرکلا کا وہان سے صحیح وسالم جان بچاکر بھاگ جانا گنپتی راؤ کے واسطے غضب ہوگیا۔ اسکو بڑی مصیبت اوٹھانی پڑی یعنی نتیجہ یہ ہوا کہ گنپتی راؤ کو سال بھر تک سندراج کے قیدخانہ مین دن پورے کرنے پڑے۔
ڈونگرپور کے میدان جنگ مین جسروز ہیر سند چندرکلا کے مقابلہ مین جنگ کر رہا تھا تو بیر سند اُسی روز چندرکلا کے حسن دلفریب کے علاوہ دلیری وبہادری کو بھی اپنی آنکھون سے دیکھ چکا تھا۔ اسیوقت سے کمار بیر سند کا دل ہاتھ سے جاتا رہا تھا۔ اسکے دل کی خواہش یہ تھی کہ چندرکلا کو زندہ گرفتار کرکے اسکو اس کی کھوئی ہوئی اور ہاری ہوئی حشمت وسلطنت عطا کرتے ہوئے اس سے اپنی دلی خواہش ظاہر کرکے اِس سے اسکے حسن وجمال کی خیرات مانگے خوش قسمتی چندرکلا کی کہ اس نے میدان جنگ مین اپنے کو شکست کھاتے ہوئے بھی دیکھکر دشمن کے ہاتھ مین نہ پڑی، اور وہان سے روپوش ہوگئی تھی۔ کیونکہ اس کو گمان تھا کہ دشمن اوسکے ساتھ بڑی طرح پیش آئیگا اس وقوع کے بعد بیر سند کو چندرکلا کی کچھ خبر جبتک نہ ملی تھی جبکہ گنپتی راؤ نے خبر دی تھی۔ اس خبر کو سنکر بیر سند کو کس قدر خوشی حاصل ہوئی ہوگی سو بیر سند کا دل ہی جانتا ہے۔ مگر وہ محنت بھی سب رایگان گئی۔ بعدہٗ بہت دنون تک بیر سند کو چندرکلا کی کچھ خبر نہ ملی۔ جون جون زیادہ ایام گذرتے جاتے تھے تیون تیون بیر سند کی خواہش چندرکلا کو دیکھنے کے لیے زیادہ ہوتی جاتی تھی ڈونگرپور سے جو کوئی شخص آتا تھا اوسکو

چاہے چندر کلا کی خبر ہو یا نہ ہو بیر نند کا سب سے پیشتر اس سے یہی سوال ہوتا تھا "چندر کلا کا کچھ پتہ ملا؟" سوائے بیر نند کے اور کوئی دوسرا شخص چندر کلا کا اتنا زیادہ متلاشی نہین تھا بیر نند نے دل مین ٹھان لی تھی کہ جہان سے ہوگا چندر کلا کا پتہ ضرور لگاؤنگا - جس قدر زیادہ تدبیرین چندر کلا کی تلاش کے واسطے ہونے لگین اور اوسی قدر زیادہ بیتابی بیر نند کو رہنے لگی - اس کو ہر وقت چندر کلا کا ہی خیال ستانے لگا -

راجہ نند راج ایک پرانے فیشن کا آدمی ہے بہت سمجھ بچار کر کام کرتا ہے کام کا شروع دیکھکر ہی نتیجہ سوچ لیتا ہے وہ سوچ رہا تھا کہ جو لڑکی میدان جنگ مین اپنی فوج کی رہبری ایسی مستعدی سے کرتی ہے اور خود بھی فوجی لباس مین آراستہ و پیراستہ دشمن کے مقابلہ مین آتی ہے وہ بزدلون کے دلون مین بھی دلاوری پیدا کر سکتی ہے چندر کلا ایک لقمہ نہین ہے جو آسانی سے کھا لیا جاوے گا اوسکو زندہ رہتے ہین ہماری سلطنت کی خیر نہین ہے اور ہمکو بھی بیخوف ہوکر چپ چاپ بیٹھا رہنا نہین چاہیئے -

دوسرے بیر نند اوسکو دل و جان سے چاہتا اور اوسپر فریفتہ ہے اور اوسکی ہر وقت یہی خواہش ہے کہ کسیطرح چندر کلا کا دیدار نصیب ہو انہین خیالات مین نند راج ہر وقت غرقاب رہتا ہے کچھ دنون بعد اوسکے مخبرون نے جو کہ چندر کلا کی تلاش مین جنگل جنگل شہر شہر مارے مارے پھرتے ہین - آکر خبر دی کہ چندر کلا اپنے باپ کے عوض لینے کی فکر مین ادھر اودھر سے فوج اکٹھی کرتی پھرتی ہے مگر خبر دہندون کو یہ

پتہ نہ ملا کہ کن اطراف مین چندر کلا کی فوج اکھٹی ہے اور چندر کلا کس طرف سے فوج اکھٹی کر رہی ہے انہون نے چندر کلا کو دیکھا تک نہین لہذا وہ ٹھیک ٹھیک پتہ نہ بتلا سکے یہ خبر وحشت ناک سنتے ہی سند راج کے باقی ماندہ ہوش وحواس جاتے رہے - اور دل مین سوچنے لگا کہ اب خاموش بیٹھے رہنے کا وقت نہین ہے اور فوراً ہی اپنے معتبر مخبرون کو چندر کلا کی تلاش مین روانہ کیا - دونون مخبر وہان سے چلکر جنگلون جنگلون اور گاؤن بہ گاؤن شہر بہ شہر چندر کلا کو ڈہونڈھنے لگے - اور راجکمار بیر سند بھی فوج کا ایک دستہ ہمراہی مین لیکر چندر کلا کی تلاش مین ادہر سے روانہ ہوا -

گیارہوان باب

کچھہ ایام سے ایک بیراگن راجپوتانہ مین نگر نگر گاؤن گاؤن گھوم رہتی پھرتی ہے بھیک نہین مانگتی اسکی آواز بڑی سریلی ہے وہ بہت اچھا گانا جانتی ہے - مگر اتفاقاً گاہے گاہے کہین کہین اسکی سریلی آواز کان مین پڑجاتی ہے - مگر کسی قسم کی اجرت کی خواہشمند نہین ہوتی اگر کوئی شخص اس سے یہ دریافت بھی کرتا ہے کہ بیراگن تم اپنی شیرین اور سریلی آواز رکھتے ہوئے اور راگ وغیرہ سے واقفیت رکھتے ہوئے بھی اس طرح بھیک مانگنے والون کی مانند کیون دربدر شہر بہ شہر پھرتی ہو کیون اپنی زندگی ایک ہی جگہہ قیام کرکے گا بجا کر عیش کیساتھہ نہین گذارتی -

بیراگن صاف جواب دیتی ہے کہ ہم کو ایک جگہہ ٹہرکر اپنے گانے وبجانے

سے آدمیون کا دل خوش کرنے سے کیا مطلب اور اپنی زندگی عیش سے گذرانے سے کیا واسطہ۔ یہ گانا بجانا صرف ہمارے واسطے ہے اور ہماری ہی طبیعت خوش کرنے کا آلہ ہے یہ ہم کو روتے وقت ہنساتا ہے بےصبری کے وقت صبر دلاتا ہے۔ جس گانے کو گا کر اور باجے کو بجا کر ہم اپنی سب مصیبتین بھول جاتے ہین۔ کیا وہ گانا دوسرون کے واسطے ہے اور زر کمانے کے واسطے ہے وہ ایک انمول چیز ہے۔

بیراگن کو جو کچھ کبھی کہین سے ملجاتا ہے اُسکو وہ خیرات کردیتی ہے جس طرف کو وہ نکل جاتی ہے اسی طرف کے اشخاص اسکی شیرین آواز کے مشتاق نظر آتے ہین اور سب کی پیار کی نظرین اوسپر قربان ہونے کو طیار رہتی ہین۔ بال بچے جوان بوڑھے مرد عورت تمام اسکی آواز اور محبانہ خیالات پر محو ہو جاتے ہین۔ بیراگن دنیا مین بہت دیکھی گئین مگر یہ ایک نرالے ڈھنگ کی بیراگن ہے وہ ایک مقام پر ایک شب سے زاید قیام نہین کرتی صرف شہر در شہر گاؤن در گاؤن گھومنا ہی اس کا فرض خیال کیا جاتا ہے۔ بیراگن کی عمر اندازاً تیس برس کی معلوم ہوتی ہے

رنگ سانولا چہرہ بدن نفیس آنکھین مانند چشم آہو۔ چہرہ ذرا لمبا تھوڑی زنقدان ہر ایک قسم کی خوبصورتی اس مین موجود سانولے رنگ مین جوبن کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے۔

گورا چہرہ پسند کرنے والے معاف فرماوین گے کیونکہ ملاحیت و نمک جو سانولے رنگ مین پایا جاتا ہے وہ گورے چہرے مین نہین ہوتا۔ ہم کیا جو کوئی اس بیراگن کو دیکھتا ہے۔ دیکھتا ہی رہجاتا ہے سب کوئی

اوسکو چاند کا ٹکڑہ کہکر نامزد کرتے ہین سانولے رنگ والی بیراگن جس طرف نکل جاتی ہے اوسی طرف ایک اژدہام اوسکے ساتھہ مین ہو لیتا ہے جس گلی مین نکل جاتی ہے اسی گلی مین اسکے حسن خداداد کے چرچے سننے مین آنے لگتے ہین وہ آجکل کی بیراگنون کی مانند نہین اسکا گذر جس طرف سے ہو جاتا ہے تمام لوگ اوس طرف کے اوسکے راگ سننے کے بہت ملتجی ہوتے ہین اثنائے گفتگو مین بیراگن اکثر مہاراجہ من موہن سنگہہ مرحوم کا ذکر زبان پر لے آتی ہے اور اس تذکرہ کا اثر لوگون کے چہرون پر بغور دیکھا کرتی ہے۔ ہر ایک شخص کو اون کے واسطے رنجیدہ خاطر پاتی ہے۔

بہت لوگ تو اس بات کو معمولی سمجھکر کچھہ بھی دہیان تک نہین دیتے مگر بعض بعض شخص اسکو کچھہ بھلا سمجھکر خاموش بیراگن کی طرف دیکھنے لگتے ہین۔ ایسے ہی گھومتے گھومتے بیراگن کی ملاقات ایک نوجوان سے ہوئی۔ جو کہ یون گویا ہوا۔

نوجوان "بیراگن! تم اتنی نازنین ہوکر اور اسقدر سریلی آواز رکھتے ہوئے اس طرح بھیک منگون کی مانند کیون گھومتی پھرتی ہو؟

بیراگن "بھیک مانگ کر اپنا پیٹ بھرنے کے سوائے مین کیا کر سکتی ہون"

نوجوان "ملازمت کیون نہین کر لیتی؟

بیراگن۔ مناسب نہین سمجھتی ہون۔

نوجوان۔ تب کیا مناسب سمجھتی ہو؟

بیراگن۔ نوکری بھی پیار کیساتھہ چاہتی ہون۔

نوجوان - خوب پیار کیا؟
بیراگن - تم کیا پیار کرنا نہین جانتے ہو؟
نوجوان - کیا آپ مجکو پیار کرنا سکھلا سکتی ہین -
بیراگن - بیشک - اگر مین تم کو اس لایق سمجھون تو سکھلا سکتی ہون کہ پیار کسکو کہتے ہین اور پیار کیا شئے ہے -
نوجوان - تب تو میری دلی خواہش ہے کہ تمہاری شاگردی اختیار کرون -
بیراگن - مجکو بسر و چشم منظور ہے مگر اوستاد اور شاگرد کے اصولون کو ماننا پڑے گا -
نوجوان - مین تمہارا بہت مشکور ہون گا اور اوستاد اور شاگرد کے اصولون کو نبھانے کے لئے دل و جان سے کوشش کرون گا -
بیراگن - مگر سب سے پیشتر آزمایش کی ضرورت ہے -
نوجوان - مین حاضر ہون -
بیراگن - کب سے اور کس وقت سے -
نوجوان - آج سے بلکہ اسی وقت سے -
بیراگن - بہت اچھا بہتر ہے -

بیراگن نے فوراً اوسیوقت ایک مکان کرایہ پر تلاش کر لیا - دونون اس روز وہین ٹھیرے بیراگن نے اپنی چالاکی سے اسکے دل کے تمام بھید پالئے کیونکہ بعض بعض سوالات پر نوجوان کی گردن جھک جاتی ہے اور کوئی جواب نہین بن سکتا تھا - بیراگن اپنے سوالات کو پھر ٹال جاتی تھی - بعض سوالات کا جواب بیراگن کی حسب خواہش

بھی ملجاتا تھا - آخر کار بیراگن نوجوان کو اسی حالت مین چھوڑ وہان سے
چمپت ہوئی اور بعدہ پھر بیراگن کو اس جگہہ کسی شخص نے نہین دیکھا
نوجوان نے گردن اوٹھائی تو بیراگن کو وہان نہ دیکھکر اپنے گھر کی راہ
لی اور کہنے لگا کہ آف بیراگن دہوکا دے گئی "

بارہوان باب

دوسرے دن دوپہر کے وقت بیراگن جنگل بیابان مین نظر آئی - دہوپ
کی تیزی اسوقت شدّت سے ہے - میدان بھی سنسان ہے نہ کہین
درخت ہے جسکے سایہ مین مسافر آرام کرے ہو کا عالم ہے - جنگل ہموار
بھی نہین ہے - کہین کہین پر اونچے نیچے ٹیلے نظر آجاتے ہین بیراگن سر
اوٹھائے بڑی تیزی کیساتھ چلی جارہی ہے گویا کہ جس شخص کی اوسکو تلاش
ہے وہ اسکے سامنے ہے اور بہت جلد وہان پہنچ جائیگی اوسکو اون جھاڑیونکی
کی بھی کچھہ پرواہ نہین جو کبھی کبھی اسکا دامن پکڑ لیتی ہین - چلتے چلتے بیراگن
کو شام ہو گئی - مگر منزل مقصود تک نہ پہنچی اور دوڑنا شروع کر دیا - اندہیری
رات اسکے دوڑنے کے واسطے مانع ہونے لگی اور بالکل اندہیرہ ہو جانیکی
وجہ سے بیراگن ایک جگہہ تھک کر بیٹھ گئی اور چاند کی نورانی روشنی کی منتظر
رہی تا کہ پھر اپنی منزل کو طے کرے آخر کار ایک گھنٹہ تک اسکو وہان
بیٹھے رہنا پڑا تب چاند نے اپنا چہرہ دکھایا -
بیراگن نے پھر چلنا شروع کر دیا - چلتے چلتے اسکو ایک پگ ڈنڈی ملگئی
بیراگن اسپر تیزی کے ساتھ چلنے لگی چلتے چلتے سانس پھولنے لگا - بند لیا

درد کرنے لگیں دل دہڑکنے لگا مگر منزل طے نہیں ہوئی وہ بہت زیادہ گھبرائی ہوئی معلوم ہونے لگی۔ سامنے نظر اوٹھا کر دیکھنے سے سوائے جنگل بیابان کے اور کچھہ نظر نہیں پڑتا تھا۔ اسوقت بیراگن اپنی زندگی سے نا امید ہوگئی۔ کیونکہ رات ہے اور بیابان جنگل سے مقابلہ ہے جائے تو کہاں جائے۔ قیام کرے تو کہاں قیام کرے جنگل مین بسیرا کرنے سے چوطرف سے درندون کا ڈر ہے۔ بیراگن موت سے نہین ڈرتی مگر جس کام کے واسطے وہ جارہی ہے اسکے مکمل نہ ہونے کی وجہ سے ابھی موت کی خواہان نہین ہے آخر گرتی پڑتی دوڑتی چلی جارہی ہے نہ معلوم کونسا ایسا کام ہے کہ جسنے اسکو ایسی تکلیف گوارا کرنے کے واسطے مجبور کردیا۔ جسکے مقابلہ مین اسکو اپنی زندگی تک کا خوف نہین اوسکو چلتے چلتے کچھہ اسطرف سے بڑبڑاتی ہوئی آواز سنائی دی "بزدل دغاباز نندراج کے تفتیش کنندون سے جو خبر کہ مجھکو میری چالاکی سے ملی وہ کسی طرح بھی لغو نہین خیال کیجاسکتی"

مگر میری چندرکلا اسوقت کہان ہوگی بھیل راج کے پہاڑون مین اسکا کون مددگار ہوگا؟ جنگل مین دشمن اسکو تنہا و بے مددگار پاکر پھینکدینگے دشمن نندراج بیخوف اور اسقدر فوج کے ہمراہ بیچاری چندرکلا اکیلی اور خوف زدہ کہان تک بچ سکتی ہے۔ آخرکار یہ کمینہ اس کو مارہی ڈالیگا کیونکہ جس وقت تک نندراج کو چندرکلا کے زندہ رہنے کی خبر تک پہنچتی رہیگی اسوقت تک یہ خاموش بیٹھنے والا نہین ہے۔ کچھہ نہ کچھہ تدبیر چندرکلا کو نیست و نابود کرنے کی سوچتا ہی رہے گا۔

اوبدبخت کرشنی تونے اس دنیا مین آکر کیا کیا۔ اور کیا کریگی۔ کہانین اپنی

زندگی مین ہی اوسکو مرا ہوا سنونگی؟ کبھی نہین جان جلے پر ایسا نہ ہونے دونگی - فوراً ایک آنے والے شخص کے پاؤن کی آہٹ نے بیراگن کو چوکنا کردیا آنے والا شخص ایک بوڑھا بھیل ہے جسکے ایک کندھے پر ایک شکار کیا ہوا جنگلی جانور ہے دوسرے پر تیر و کمان - بوڑھ بھیل تمام دن شکار مین گذار کر شکار کو لئے تھکا ماندہ اپنے گھر کو لوٹ رہا ہے - بھیل ایک عورت کو اندھیری رات مین ایسے جنگل مین بیٹھا ہوا دیکھکر اسکی طرف مخاطب ہوا -

بھیل - تم کون ہو جو اسوقت ایسے خوفناک جنگل مین تن تنہا بیٹھی ہو؟

کرشنی - مین ایک بیراگن ہون -

بھیل - اتنی رات گذرنے پر اس خوفناک جنگل مین تمہارا اکیلے بیٹھنا ٹھیک نہین ہے اگر کوئی درندہ نکل آوے تو تم کو اپنا لقمہ بنا جائیگا -

کرشنی - مین بھیل راج مین جاؤنگی -

بھیل - بھیل راج مین کس سے وقفیت رکھتی ہو -

بیراگن - اسبات کا جواب تم کو اسوقت نہین دیسکتی -

بھیل - خیر میرے ہمراہ چلی آؤ -

کرشنی - تمہارا بھیل راج سے کیا تعلق ہے کیا تم بھی بھیل راج کے قرب و جوار مین ہی رہتے ہو -

بھیل - مین بھی بھیل راج کی رعایا مین سے ایک بھیل ہون -

کرشنی - چندرکلا کو جانتے ہو؟

بھیل (چونک کر) وہ کون ہے؟

کرشنی - ایک خوبصورت لڑکی قریباً اٹھارہ اُنیس برس کی عمر -

جس کا وطن راچونا نہ ہے۔

بہیل۔ کیا رانی مان کو دریافت کرتی ہو؟

کرشنی۔ تم لوگ اسکو رانی مان کہتے ہو؟

بہیل۔ رانی مان کے پہاڑ پر پہنچکر تم کو رانی مان کو دکہاوینگے جس پہاڑ پر چندر کلا رہتی ہے وہ پہاڑ رانی مان کے پہاڑ سے نامزد ہونے لگا ہے)

بہیل آگے اور کرشنی پیچھے چلنے لگی اس جگہہ سے رانی مان کا پہاڑ ایک کوس کی دوری پر بہی نہین تھا۔ کرشنی بہیل کے ہمراہ بہیل راج کے اندر آدہ گہنٹے مین ہی داخل ہوگئی۔ رانی مان کا پہاڑ بہت نزدیک ہے اور آج رانی مان کے پہاڑ کو چوطرف سے دشمنون نے گہیر رکہا ہی کوئی طرف سے بہاگ جانیکا بہی راستہ نہین چہوڑا اسوقت چندر کلا چوطرف سے جال مین پہنسی ہوئی ہے کوئی تدبیر جان بچانے کی نظر نہین آتی۔ اور اسوقت خود بہی کرشنی دشمن کے محاصرہ کے اندر ہے کچہہ سوچتی ہوئی کرشنی جا رہی ہے۔

مگر اسکو اپنی زندگی کی کچہہ پرواہ نہین۔ کیا کرشنی کی زندگی قربان ہونے سے چندر کلا کی جان برقرار رہ سکتی ہے۔ اسوقت کرشنی وچندر کلا دونون نند راج کے چنگل مین ہین۔ اسوقت نند راج کو بغیر دوسری مرتبہ کوشش کئے۔ صرف چندر کلا کے ہی محاصرہ مین دونون شکار یعنی چندر کلا و کرشنی اُسکو ملجائینگے۔ مگر ایک شخص کی قربانی سے شاید دوسرے کی جان بچ جائے بیشک یہی وقت قربانی کا ہے کرشنی اپنے خیالات مین محو تہی پہر کہنے لگی سوچ بچار کیسا یہی وقت چندر کلا کی زندگی برقرار رکہنے کا ہے

کچھ دیر سوچنے کے بعد کرشنی کا چہرہ بشاش دکھائی دینے لگا اور اپنی طبیعت کو سنبھال کر چندر کلا کی جائے رہائش کیطرف بڑھی۔

تیرہواں باب

اتنے ایام بعد آج معلوم ہوتا ہے کہ راجکمار رنبیر سنگھ کی قسمت نے یاوری کی اُنکی تمام رعایا اون کو راج دلانے کی کوشش میں ہے۔ کئی دن ہوئے کہ راجکمار کے سردار لوگ بھیل راج میں آکر کمار کو اُن کا کھویا ہوا راج دلانے کے وعدے پر اپنی ہمراہ اُن کے راج میں واپس لیگئے تھے چونکہ تمام بھیل لوگ راجکمار کے ہمراہی میں گئے ہیں اس واسطے اسوقت بھیل راج میں کوئی بھی بھیل دکھائی نہین دیتا اچھے اچھے بھیل بہادروں میں سے اسوقت کوئی بھی بھیل موجود نہین ہے۔ صرف بچے بوڑھے اور عورتیں موجود ہین جن کا راجکمار کے ساتھ جانا فضول تھا۔ بلکہ لوز زیادہ بار اُن پر ہو جاتا۔ اسوقت تلاش کرنے سے بھی کوئی جوانمرد بھیل بھیل راج مین نہین ملیگا۔

بوڑھے بچے۔ عورتون کا ہونا اور نہونا یکسان ہے ایک لحاظ سے بھیل راج اسوقت سنسان ہے۔ یہ کسی کو بھی خیال نہین گذرا تھا کہ کمار کے جاتے ہی دشمن حملہ آور ہوگا۔ چندر کلا آج اکیلی بیٹھی ہوئی ہے جسوقت کو وہ کمار رنبیر سنگھ کے ساتھ ہنسی خوشی سے گذارتی تھی آج اسیوقت کو آہ و زاری سے گذار رہی ہے اور اوسکے سوائے حسرت و یاس کے اور کچھ دکھائی نہین دیتا اُسکو ہر لحظہ رنبیر سنگھ کا ہی خیال

دامن گیر ہے - کبھی کمار کی حرکتون کا خیال سامنے آتا ہے اُن کے چہرہ
کو اپنے سامنے دیکھتی ہے اور ایشور سے یہی دعا مانگ رہی ہے -
کہ جلدی کمار رنبیر سنگھ کا دیدار نصیب ہو - دل بیتاب ہے کلیجہ منہ
کو آتا ہے کبھی کبھی عشق کی جلن سے بیتاب ہو کر اور گھبرا کر ادہر ادہر
ٹہلنے لگتی ہے نہ بہوک ہے نہ پیاس ہر وقت رنبیر سنگھ کی آس ہائے
عشق تیرا برا ہو - جس گھر مین بسیرا کیا اوسکو تباہ کر کے چہوڑا چندرکلا
کو اسوقت کچھ اپنی خوشی نہین ہے اسکو نہین معلوم کہ وہ کیا کر رہی
ہین ہر وقت اپنے پیارے رنبیر سنگھ کی لو مین مگن ہے سوتے
جاگتے اوٹھتے بیٹھتے ہر وقت رنبیر سنگھ کا خیال رہتا ہے انہین خیالا
مین غرقاب بیٹھی تھی کہ یکایک اس کو گولہ باری کی آواز سنائی دینے لگی
فوراً چندرکلا چونک اٹھی - اور متحیر ہوئی مگر یکدم اوس کو رنبیر سنگھ کی یاد آگئی
اور کہنے لگی کہ رنبیر سنگھ کی آمد لڑائی ختم ہونے پر منحصر ہے اور لڑائی
ختم اون کے اختیار سے باہر ہے - ایشور اون کو لڑائی مین جلدی کامیابی
عطا کرے تاکہ بموجب اپنے وعدے کے جلد آکر درشن دین -
انہین خیالات مین محو تھی کہ ایک آواز نے جو کہ نزدیک ہی سے آتی ہوئی
سنائی دی چندرکلا کو چونکا کر دیا - وہ آواز یہ تھی "چندرکلا اسقدر جلد تو
اپنے چاچا کی نصیحت و وصیت کو بہول گئی کیا عشق کی لہرون نے
تیرے چاچا کی محبت کو تیرے دل سے دہو دیا" یہ سنتے ہی چندرکلا
تعجب سے اوٹھ کر گھبرائی باہر آئی اور چارون طرف حیرت سے دیکھنے
لگی مگر کسی شخص کو وہان نہین پایا - پھر واپس آکر اپنی جگہ بیٹھ گئی اور
کچھ ہوش و حواس درست ہی نہ ہونے پائے تھے - کہ پھر وہی آواز

آئی دیو چندر کلا دشمن نے تم کو چاروں طرف سے گھیر لیا ہے جس طرح بن سکے اپنی جان بچا کر دشمن کے جنگل سے نکلکر بھاگو کیونکہ ابھی تم کو دشمن سے بدلہ لینا باقی ہے یہ سنتے ہی چندر کلا باہر آئی اور ادہر ادہر دیکھنے لگی اور دلمیں سوچنے لگی کہ اس آواز کو میں نے پیشتر بھی سنا ہے مگر خیال نہیں پڑتا کہ یہ شخص کون ہے۔ کیا یہ آواز کسی دیوتا کی ہے اور وہ میری بے بسی کے وقت میری مدد کے لئے آیا ہے۔ نظر اوٹھا کر جو دیکھتی ہی تو چاروں طرف فوج کو پاتی ہے یہ سوچکر کہ یہاں زیادہ دیر ٹھیرنے مین بھلائی نہین ہے چندر کلا چھپے ہوئے راستہ سے جو کہ نند راج کو معلوم نہین تھا جان بچا کر بھاگ گئی۔

کرشنی دیجسے کہ جبکہ چندر کلا کو دشمن کے ارادہ و محاصرہ کی اطلاع دی تھی چندر کلا کے وہاں سے بچکر چلے جانے کے بعد مکان مین داخل ہوئی اور اسی جگہہ پر جس جگہہ چندر کلا بیٹھی تھی اُسی حالت مین جا کر بیٹھ گئی اور کہنے لگی کہ آج میری زندگی کارگر ہوئی۔ نند راج مجھکو چندر کلا سمجھکر قتل کر ڈالیگا اور چندر کلا بےخطر ہو جاویگا۔ اور چندر کلا ابھی کوشش سے کچھہ دن اور انتظام کر کے اپنے دشمن کو شکست دینے مین کامیاب ہو جائیگی۔ اور اپنے چاچا کی نصیحت و وصیت کو بھی پورا کریگی۔

نند راج کی فوج اپنے دایرہ کو کم کرتی ہوئی آہستہ آہستہ قدم بڑہاتی ہوئی چندر کلا کے مکان کے نزدیک آنے لگی۔ اور کچھہ دیر بعد نند راج اکیلا گھوڑے پر سوار چندر کلا کے مکان کی جانب جاتا ہوا نظر آیا۔

مکان پر پہنچکر گھوڑے کو باہر کھڑا کر نند راج اندر داخل ہوا اور دیکھا کہ ایک عورت پلنگ پر لیٹی ہوئی ہے نند راج کی شمشیر کے وار سے پہلے

ہی وہ عورت بولی دو اوبزدل کمینہ دغاباز تیری تمام عمر گناہون مین ہی گذری مگر یہ بہی خیال رکہنا کہ گناہون کا بدلا جلد یا دیر مین ایشور ضرور دیتا ہے تجہکو ان گناہون کی سزا بہت جلد اور ضرور ملیگی۔

چودہوان باب

چندر کلا بہیل راج کے پہاڑون سے گذرتی ہوئی جنگل اور میدان مین پہنچی وہان پہنچکر اسنے اپنی اصلی پوشاک پہینکدی۔ اور جوگنون کا بہیس بدلا۔ اور جبکہ اون میدانون مین بہی کوئی عمدہ جگہہ اپنی رہایش کی نہ دیکہی تو اور آگے بڑہی تہوڑا چلنے کے بعد اسکو ایک پہاڑ کی چوٹی پر آگ جلتی ہوئی نظر پڑی گویا کہ وہ آگ اندہیری رات مین ہوے بہٹکے مسافرون کو پناہ کی جگہہ بتلانے کے واسطے اپنی طرف مخاطب کر رہی ہے۔ آگ بہت نزدیک معلوم ہوتی ہے مگر اُس تک جلد رسائی نہین ہوتی۔ جس قدر اُس کی طرف بڑہو اُسی قدر اور زیادہ دور نظر آنے لگتی ہے۔ اسوقت چندر کلا بڑی ششدر و حیران ہے کہ کہان جائے اور کس جگہہ رات بسرام کرے۔ روشنی ہی کی طرف قدم بڑہائے چلی جارہی ہے۔ آخر کار رات کا آخیر حصہ بہی آن پہنچا مگر منزل مقصود تک نہ پہنچی اور راستہ ختم ہونے کو ہی نہین آتا۔ آخر کار صبح صادق کے قریب اس پہاڑ کے دامن مین پہنچی اور اُسپر چڑہنا شروع کیا۔ تکان کے مارے بدحواس تہی۔ مگر پناہ کی جگہہ کی تلاش و فکر اسکو پہاڑ پر لئے جاتی تہی۔ بہونرون کی گونج کی بہیٹے بہیٹے سر اُسکے کان مین آنے لگے۔ چندر کلا نے اب تہک کر

درختون کے سہارے چڑہنا شروع کر دیا۔

آخر کار بدقت بسیار اس جگہہ پہونچی جس جگہہ کہ آگ روشن تھی۔ کیا دیکھتی ہے کہ ایک انبار لکڑیون کا جل رہا ہے اور اوسکے مشرق کی جانب ایک مہاتما آنکھین بند کئے آسن جمائے سمادہی مین بیٹھے ہین۔ چندر کلا اونکی سمادہی کے ختم ہونے کے انتظار مین ہاتھ جوڑ کر دوزانو اونکے سامنے بیٹھہ گئی۔ قریباً ایک گھنٹے بعد مہاتماجی نے آنکھہ کھولی اور اوسکی طرف دیکھا اور دریافت کیا وہ کیا چاہتی ہو؟

چندر کلا۔ (کانپتی ہوئی اور روتی ہوئی آواز مین) دشمن کو زیر کرنے کی ہمت وطاقت عطا کیجئے۔

مہاتما۔ تو تم روتی کیون ہو؟

چندر کلا۔ یہ ہو سکیا طاقت وہمت عطا کرین یا چاچا کی نصیحت پوری نہ ہونے کی وجہ سے مجھہ کو موت دین۔

مہاتما۔ کیا رونے سے یہ باتین پوری ہو سکتی ہین۔

چندر کلا۔ تب جیسے آپکا حکم ہو بجا لاؤن۔

مہاتما۔ بیٹی آنکھین بند کرو۔

چندر کلا نے بموجب فرمانے مہاتماجی کے آنکھین بند کرین۔ تھوڑی دیر بعد مہاتماجی نے پہر آنکھین کھولنے کو کہا آنکھین کھولنے پر چندر کلا دیکھتی ہے کہ سامنے سے آگ بہت زور شور سے جل رہی ہے۔ جسکی لپٹ آسمان سے باتین کر رہی ہے اور بوجہ تند ہوا ہونے کے لپٹین ادہر ادہر اپنی چنگاریون کی بارش برسا رہی ہین۔ اگر بدقسمتی سے کوئی شخص اوسکے نزدیک چلا جائے تو وہ آگ کی لپٹین بغیر دم لئے اسکو نہ چھوڑین۔ اور

دوسری طرف سندر راج من موہن سنگھ کا قاتل جنگی پوشاک پہنے چندر کلا کی گھات لگائے اوسکی طرف بغور دیکھ رہا ہے۔ مگر سندر راج اسوقت تن تنہا ہے کوئی اسکا ہمراہی اسکے ساتھ نہین ہے۔

چندر کلا کی آنکھوں مین سندر راج کو اس طرح اپنی طرف بغور دیکھتے ہی خون اُتر آیا۔ غصہ سے بدن کانپنے لگا۔ اور چھپی ہوئی تلوار کمر سے نکالکر جھپٹنے کو ہی تھی کہ فوراً مہاتما نے چندر کلا کو اپنی طرف مخاطب کیا اور بولے دو ہمارا کھڑگ لو اور دشمنوں کو اسی کھڑگ سے زیر کرو۔ چندر کلا نے یہ سنتے ہی کھڑگ کو فوراً مہاتما کے ہاتھ سے لے لیا۔ اور جوش بہادری مین اوچھل کر سندر راج کو قتل کرنے کے لیے اُس طرف جانے کے واسطے آگ مین کود پڑی۔ کودنے کے ساتھ ہی چندر کلا کو ہوش آگیا دیکھتی ہے کہ نہ وہان آگ ہے نہ سندر راج موجود۔ ہر طرف سے ٹھنڈی ہوا چل رہی ہے دیکھتے ہی چندر کلا فوراً غش کھا کر زمین پر گر پڑی۔ اور مہاتما جی چندر کلا کو ہوش مین لانیکی کوشش کرنے لگے آخرکار جب چندر کلا کو ہوش آیا تو مہاتما جی سے یون بولی

چندر کلا۔ مہاتما جی آپ نے مجھ کمبخت کو کیون دہوکا دیا مین یہ پہلے ہی جانتی تھی کہ چاچا کی نصیحت پوری نہ ہوگی مگر مین نے اونکی نصیحت کو پہلے ہی سے کیون بہلا دیا تھا۔ اُسے دل سے بہلانے کے عوض مین مجھ کو ضرور تکلیف اوٹھانی پڑے گی سوامی جی آپ میرے مرنے کے واسطے انتظام کر دین تاکہ بدنصیب چندر کلا اپنے چاچا کی نصیحت کو دل مین لئے ہوئے جلتی ہوئی چتا مین بھسم ہو جائے۔

مہاتما۔ بیٹی چندر کلا صبر کرو تم اپنے چاچا کی وصیت کو پورا کرو گی اور اپنے کھوئے ہوئے بخت کو پاؤ گی۔ مین تمھارے چاچا مرحوم کا گرو ہون میرا نام

رامانند ہے - مین سمادہی مین بیٹھا ہوا من موہن سنگھ کے قول کو پورا کرانے کے لیے یگیہ کر رہا تھا - اب آہوتی پوری ہوگئی - ضرور اون کا قول پورا ہوگا کھڑگ جو کہ ہمنے تم کو دیا ہے - اسی سے تمہارے راج کے تمام دشمنونکو ختم کیا ہے اور یہی تمہارے دشمنون کو نیست و نابود کریگا۔

چندر کلا نے ہاتھ جوڑ کر عرض کی تو مہاراج مجھکو کیون دہوکا دیا۔

مہاتما - آگ مین تمہاری آہوتی دیکر تم کو اون گناہون سے پاک کیا جو کہ تمہارے ذہن کسی وقت جانشین ہوگئے تھے اور اس لئے تمہاری آزمایش کی بھی ضرورت تھی صرف یہ دیکھنے کے لیے کہ اب تم اپنے چاچا کی نصیحت کو کتنی قدر سے دیکھتی ہو۔

چندر کلا - مہاراج تو کیا اب میرا پرائچھت ہوگیا اور اون گناہونکے عوض سے بچ گئی اور کیا مین اب اپنے چاچا کا عوض لینے مین کامیاب ہوجاؤنگی؟

مہاتما - بیشک تم اب اس کھڑگ سے اپنے تمام دشمنون کو نیست و نابود کردوگی اور تمہارے گناہون کا عوض تم کو مل چکا - چندر کلا نے سوامی جی کے پیر دہوئے اور اپنا سر قدمون پر رکھا۔

سوامی جی نے آشیرباد دیا "تم اپنے دشمنون کو زیر کرو اور اپنا کھویا ہوا تخت و راج حاصل کرو ایشور تمہاری مدد کرینگے"۔

چندر کلا نے اپنے سر کو دلی پریم سے سوامی جی کے آگے جھکایا اور اونکی اجازت سے روانہ ہوگئی۔

پندرہوان باب

آج ایدر کی بادشاہت مین اور خاصکر قلعہ کے اندر بہت رونق نظر آرہی ہے اور ہر ایک شخص خوشی وخرم نظر آتا ہے۔ کیون کہ سب کو یہ خبر گوش گذار کر دی گئی ہے کہ چندر کلا بھی نندراج کے ہاتھ سے قتل ہو گئی ہے۔ شہر شہر قصبہ قصبہ گاؤن گاؤن یہ خبر مشہور کر دی گئی کہ چندر کلا قتل کر دی گئی ہے۔ مگر جو شخص کہ مہاراجہ من موہن سنگھ کے عادات و نیک خصلات سے واقف تھا۔ چندر کلا کے اسطرح مارے جانے سے بہت غمگین ہے۔ نندراج نے عورتون پر شمشیر چلانا بزدلی خیال کر کے بھی کیون یہ خبر تخت از بام کی کیون چندر کلا پر تلوار چلائی۔ کسوجہ سے چندر کلا کے قتل سے خوشی منائی۔ نندراج گو اس کی قسمت سے وزیر و سپہ سالار بھی یکسان عادت کے جیسے کہ خود نندراج تہا ملگئے تھے مگر ایشور پر ماتما پاپیون کو ضرور بدلا دیتا ہے۔ اور کب تک ایسے بیرحم اور خود پرست لوگ دنیا کو نقصان پہونچا سکتے ہین۔

جس سپہ سالار و وزیر کی مدد سے مہاراجہ من موہن سنگھ کو قتل کیا بلکہ تمام راجپوتانہ مین بدنامی کی شہرت حاصل کر لی تھی آج وہ نہین دکھائی دیتے۔ رنج و راحت خوشی و موت سب کے ساتھ برابر لگی ہوئی ہے۔

نندراج کی ہمت و طاقت اب دن بدن کمزور ہوتی جاتی ہے کسی سے

مقابلہ کرنے کی اب جرات نہین کرتا اور ہر وقت ان لوگون کی موت کا فکر وغم سر پر سوار رہتا ہے۔ اور اپنے کو تن تنہا سمجھکر ہر وقت فکر مین مبتلا رہتا ہے۔

بہادر لڑکی کی موت کی خبر جس شریف نے سنی اوسکو رنج وغم پیدا ہو گیا اور اسی نے نند راج کو بد دعا سے یاد کیا - اسی کی زبان سے یہ الفاظ نکلتے تھے "تیرا خاندان غرق ہو جائے"

چندر کلا کی موت کا اثر لوگون پر دیکھنے کے لئے۔ اور اپنی نسبت خلقت کی رائے سننے کے لیے آج نند راج گاؤن گاؤن پھر رہا ہے مگر اسکو کہین بھی یہ خوشی حاصل نہ ہوئی کیون کہ اس کو ہر طرف سے خفیہ طور پر بھی معلوم ہوتا رہا کہ سب کوئی چندر کلا کی موت سے ناخوش ہے۔

آخر کار گھومتے گھومتے نند راج بیر نند کے کیمپ کی طرف جا نکلا۔ نند راج کو اب ہم بیر نند کے کیمپ مین چھوڑتے ہین - اور دیکھین کہ بیر نند کیا کر رہا ہے اور کیا ارادہ رکھتا ہے اور کس سوچ مین ہے جبدن سے بیر نند نے چندر کلا کو ڈونگر پور کے میدان جنگ مین بہادرون کی مانند لڑتے ہوئے دشمن کی فوج سے بھی داد حاصل کرتے ہوئے دیکھا تھا اسی دن سے چندر کلا کے حسن دلفریب بہادری نے بیر نند کو ازخود رفتہ کر دیا تھا اور اوسی وقت سے بیر نند اس راز کو چھپائے ہوئے تھا افشائے راز کے خوف سے آہ تک نہین کرتا۔ مگر آج جبکہ یہ سنا کہ چندر کلا نند راج کے ہاتھ سے قتل ہو چکی۔ ایک پہاڑ سا اوسکے کلیجہ پر گر پڑا۔ سکتہ کی حالت ہو گئی۔ چارون طرف دنیا مین اسکی

آنکھون مین اندھیرا ہی اندھیرا نظر آنے لگا - مگر اسنے بڑے استقلال سے اپنے کو ضبط کیا اور پھر یون اپنے دل سے مخاطب ہوا " آف غضب ہو گیا - کمبخت باپ کو من موہن سنگھ کے قتل پر صبر نہ آیا - آخر کار چندر کلا کو مار ہی ڈالا - میرے کلیجہ کو پاش پاش کر ہی دیا - اب مین اپنی کھوئی ہوئی بے بہا چیز کو کہان پاؤن گا اب میرا جینا فضول ہے - ایسی زندگی سے موت بہتر ہے اپنی چندر کلا کو بہشت مین ڈھونڈون گا - ہر ایک درخت پرند چرند سے دریافت کرون گا جہان ملے گی اوس کی خوشامد کرونگا - اور اس دنیا مین لے آؤن گا - اور اپنے دل کے قفس مین محبت کی زنجیرون سے مضبوطی سے جکڑ کر رکھون گا - مجھ کو اپنے باپ کی بھی ضرورت نہین - مین اس تخت و تاج کی بھی پروا نہین کرتا - اپنے کمبخت باپ کے سایہ سے بچنا ہی بہتر ہے - والدین کا ہمیشگی سایہ تخت و تاج دھن و دولت ہمیشہ کس کے پاس رہتا ہین اسی اثنا مین ایک سریلی آواز نے (جو کہ دور سے آتی ہوئی معلوم ہوتی تھی) اپنے محبت کے الفاظون کے ذریعہ سے بیرنند کے جوش محبت کو اور زیادہ بھڑکا دیا - بیرنند چارپائی پر اوٹھ بیٹھا اور دونون ہاتھون سے سر پکڑ کر بیٹھ گیا - اور آواز کا منتظر دکھائی دیا - مگر اس مرتبہ آواز کچھ دھیمی سی سنائی دی - غضب کی سریلی آواز نے بیرنند کا کلیجہ کلپا دیا - ناچار دل مین یہی سمایا کہ اس سریلی آواز کے محبتانہ جوشیلے گانے کو اچھی طرح سے سنے مگر چونکہ ہوا آہستہ ہو گئی تھی اسواسطے اب آواز دھیمی سنائی دیتی ہے - سریلی آواز کے محبتانہ کلمات نے بیرنند کے دلکو ہلا دیا تھا چوٹ لگے ہوئے دل پر نمک کا کام کر دیا جیسے

کہ چقمق لوہے کو اپنی طرف کھینچتا ہے۔ ایسے ہی سریلی آواز نے بیرنند کے دلکو اپنی طرف کھینچ لیا۔

بہادر بیرنند اپنے خیمہ سے باہر آیا اور اپنی سواری کا گھوڑا تیار کرا کے سوار ہوا آواز کی سمت قرینے سے پہچانتے ہوئے اوسکی طرف رخ کیا آناً فاناً ہوا سے باتیں کرنے لگا۔ گھوڑا تھوڑی دور جا کر اپنے سامنے پہاڑون کی قطار دیکھکر رُکا۔ بیرنند نے کان لگا آواز کو سنکر قیاس کیا تو معلوم ہوا کہ آواز نزدیک کے ہی پہاڑ سے آرہی ہے۔ مگر پہاڑ پر چڑھنے کے واسطے گھوڑے کے لئے راہ نہین ہے۔ فوراً گھوڑے پر سے نیچے اوتر اس کو اسی حالت مین وہین چھوڑ پہاڑ پر چڑھنے لگا۔

سولھوان باب

گانے والی کی سریلی آواز سے جنگل ابھی تک گونج رہا ہے۔ راگ اپنے میٹھے سرون مین اپنے محبتانہ کلمات سے عاشقون کے دل کو ہلائے ڈالتا ہے۔ چاندنی رات مین بیرنند پہاڑ ی پر چلا جا رہا ہے۔ آخر کار منزل پر پہنچکر کیا دیکھتا ہے کہ ایک ماہ جبین جوگن کا روپ دھارے جیسے چاند سے چہرہ نے ماہتاب کو بھی شرمار کھا ہے اپنے میٹھے سرون کے راگ سے انسانون کا دل اپنی طرف مایل کر رہی ہے۔ جوگن کا تمام بدن گلاب کا رنگ لئے ہوئے ہے اور لباس گیروا ہے صندل کی مالا گلے مین پڑی ہے۔ ایک ہاتھ مین دوتارا دوسرے مین ترشول لئے ہوئے ہے۔ ظاہرا طور پر دیوی کا روپ لئے ہوئے ہے

کمار بیر ننددو زانو ہو کر گویا ہوا "مجھے امید ہے کہ دخل اندازی کی گستاخی کو معاف فرمادینگی"۔ جوگن نے برنام کا جواب دیکر کہا "میرا کوئی ہرج نہین ہے آپ شوق سے تشریف رکھین"۔

بیر نند - مین آپ کا غلام ہون - مہربانی فرماکر آپ کو تکلیف نہ ہو تو ایک راگ -

جوگن - (بات کاٹکر) ان کلمات سے آپ مجھے گنہگار نہ کرین کس قسم کا راگ سننا چاہتے ہو؟

بیر نند - ایک پیار اور محبت کا راگ -

جوگن - مین نہین سمجھتی کہ پیار کس کو کہتے محبت کس جانور کا نام ہے لہذا مین نہین سمجھتی کہ تمہاری خواہش کس قسم کے راگ سے ہے -

بیر نند - کیا آپ پیار و محبت سے واقف نہین ہین - اور کیا اس چیز کو دیکھنا اور واقف ہونا چاہتی ہین -

جوگن - پیار و محبت بہت مشکل چیز ہے بلکہ یہ الفاظ ناممکن معلوم ہوتے ہین -

بیر نند - کیون -

جوگن - یہ بیش بہا چیز اب دنیا مین نہین ہے -

بیر نند - ضرور ہے -

جوگن - ہمنے تو کہین نہین دیکھی -

بیر نند - دیکھنا چاہتی ہو -

یہ کہتے ہی بیر نند نے جوگن کے ہاتھ سے ترشول لے لیا اور اپنے کلیجہ مین اس زور سے بھونک دیا کہ خون بہت زور سے بہ نکلا - اور زمین پر

گر پڑا یہ دیکھکر جوگن نے ترشول بیر نند کے کلیجہ مین سے نکال لیا اور دریافت کیا "ایسا کیون کیا؟"

بیر نند نے کہا کہ آپنے دیکھا یہ بیر نند اپنے دلمین چندر کلا کی محبت و پیار رکھتا ہے اسکو ہر وقت چندر کلا کاہی خیال دامنگیر ہے۔ مگر افسوس چندر کلا کے ساتھ بھی دغا کی گئی۔ اور جبکہ چندر کلا ہی اس دنیا مین نہین رہی تب میری زندگی بھی فضول ہے۔

جوگن۔ آپکی چندر کلا اب کہان ہے؟

بیر نند۔ کیا جانے کچھہ پتہ نہین دنیا مین ہے یا کہ بہشت مین مگر سنا ہے کہ کمبختون نے اُس کو بھی قتل کر ڈالا ہے یہ کہتے کہتے بیر نند کی آنکھین بند ہونے لگین۔ گلا سوکھنے لگا۔ آخر کار بیہوش ہو کر دم دیدیا۔ اپنی محبت کی پوری کہانی تک نہ سنا سکا۔

اب بیر نند اس دنیا مین نہین ہے۔ جوگن کا دل یہ باتین سنکر اور اپنے سامنے ایسے شخص کی لاش دیکھکر گھبرانے لگا۔ دھڑکن پیدا ہوگئی تھوڑی دیر تک سکتہ کی حالت مین کھڑی رہی۔ آخر کار بمشکل تمام دل کو سنبھالکر آگے بڑھی اور لاش کو بغور دیکھا جبکہ اسنے لاش کو بخوبی مردہ تصور کر لیا تب اسنے لاش پر سے تمام پوشاک بیر نند کی اوتاری اور اپنے زیب تن کر کے اس جگہہ سے کچھہ آگے بڑھی۔ اور ادہر ادہر دیکھکر نیچے پہاڑ کے اوتری اور گھوڑے پر جسکو کہ بیر نند پہاڑ پر چڑہتے وقت چھوڑ گیا تھا سوار ہو کر نندراج کے کیمپ کی طرف روانہ ہوگئی۔

ستر ہوان باب

اسوقت نندراج کیمپ مین ایک عالیشان زرق برق خیمہ کے اندر
آرام کر رہا ہے۔ مگر دہو کے باز اور پاپیون کو آرام کہان آجکل نندراج
کی حالت قابل بیان ہو رہی ہے اوسکو نیند نہین آتی اگر کچھہ دیر کے
واسطے نیند اجھی گئی تو پریشان خواب اسکو ہر وقت چوکنا کرتے رہتے
ہین جنکی وجہ سے یہ اکثر چونک پڑتا ہے اور آنکھین کہول کر دیکھا کرتا ہے
مگر کسی کو نہین پاتا اسیطرح تمام رات ختم کیا کرتا ہے۔
ایک بہادر نوجوان اسی رات کو قریباً دو بجے کے جسکے چہرہ سے راجکمار
ظاہر ہوتا ہے نندراج کے کیمپ کی طرف آرہا ہے سنتریون و پہرے
دارون نے اس جوان کو کمار بیرنند سمجھکر دریافت تک نہین کیا۔ بلکہ
تمام فوجی سلام سے پیش آئے اور اپنے اپنے پہرے پر مستعد کھڑے ہو گئے
نوجوان بے خوف بے کھٹکے کیمپ مین داخل ہو گیا۔ اور ایک عالیشان
خیمہ کو دیکھکر معلوم کر لیا کہ ضرور نندراج کا خیمہ یہی ہے۔ اتفاقاً نندراج
کا پہرہ دار اسوقت نیند مین مبتلا ہے کیونکہ دنیا مین اکثر دیکھا گیا ہے
اور دیکھا جاتا ہے کہ جن شخصون پر کام زیادہ دار و مدار ہوتا ہے۔ وہی اشخاص
اپنے کام سے زیادہ غافل رہتے ہین۔ نندراج کے خیمہ کے پہرہ دار بوجہ
نیند غالب ہونے کے نوجوان کے صدراہ نہین ہوئے۔ نوجوان نے خیال
کیا کہ اگر پہرہ دار بیدار ہو گیا تو بہت ممکن ہے کہ میرے ارادہ مین دقت
درپیش آوے اسلئے اس نے اپنی تلی ہوئی شمشیر کے ہاتھ سے ایک ہی وار
مین سوتے ہوئے پہرہ دار کا سر تن سے جدا کر دیا۔ اور بیخوف و خطر
خیمہ مین داخل ہو گیا۔ دیکھتا ہے کہ نندراج سامنے پلنگ پر کروٹ
بدل رہا ہے۔ جون ہی نندراج نے ایک نوجوان کو اپنے سامنے آتے

ہوئے دیکھا فوراً ہی اوس نے آنکھین ملا کر یہ کہا "بیر نند تم اس قدر رات گذر جانے پر بھی جاگتے ہو"

جواب ملا "مین بیر نند نہین ہون بلکہ چندر کلا ہون"

نند راج (گھبرا کر) چندر کلا! اور اپنے پلنگ پر اوٹھ بیٹھا اور دیکھتا ہے کہ بیشک چندر کلا ہی بیر نند کے لباس مین سامنے موجود ہے۔

فوراً ہی نند راج کو خیال گذرا کہ بیشک چندر کلا نے بیر نند کو مار ڈالا ہوگا بیر نند اب اس دنیا مین نہین معلوم ہوتا۔ نند راج کی آنکھین غصہ سے لال ہو گئین اور جون ہی اپنی شمشیر سنبھال کر پلنگ پر سے اُٹھنا چاہتا تھا کہ اسی دم چندر کلا نے یہ کہتے ہوئے "مین اپنے چاچا کی روح کو خوش کرتی ہون" ایک تلا ہوا ہاتھ شمشیر کا نند راج کی گردن پر مارا کہ سر دھڑ سے الگ جا پڑا۔

چندر کلا اسی طرح ایک ہاتھ مین ترشول دوسرے ہاتھ مین کھڑگ لیے ہوئے نند راج کی لاش کی طرف دیکھ رہی ہے آنکھین غصہ سے سرخ ہین بدن مین خون کا جوش لہرین مار رہا ہے اسی حالت مین کچھ دیر بعد خیمہ سے باہر ہوئی اور اسی گھوڑے پر جس کو کہ جاتے وقت خیمہ سے باہر چھوڑ گئی تھی سوار ہو کیمپ سے باہر ہو گئی۔ اور گھوڑے کی باگ بھیل راج کی طرف اوٹھا دی۔

چندر کلا۔ دوسرے دن شام کے وقت بھیل راج مین پہنچ گئی۔ دیکھتی ہے کہ بھیل راج مین چوطرف آدمیون کی چہل پہل نظر آ رہی ہے۔ ہر طرف خوشیان منائی جا رہی ہین۔ ہر شخص خوش و خرم نظر آتا ہے۔ ہر جگہہ پر روشنی کا سامان آراستہ ہے۔ ہر ایک دروازہ

بند روال سے سجا ہوا ہے اور اسپر پہولون کی مالا دو بالا جوبن دکہا رہی ہے۔ ہر شخص پہولون کے گجرون سے سجا ہوا اپنے اپنے گانے بجانے مین مشغول ہے کسی کسی مکان پر سونے کا کلس اور فتح کا جہنڈا لہرا رہا ہے کمار رنبیر سنگہ نے اپنے جوانمرد بہیلون کی مدد سے دشمن پر فتح حاصل کی ہے اور اپنے باپ کی کہوئی ہوئی سلطنت حاصل کرلی ہے۔

آج ہی اپنے باپ کی سلطنت سے یہان پر آئے ہین اس وقت کمار رنبیر سنگہ اپنے باپ کی سلطنت کے اور بہیل راج کے مالک ہین۔ دونون جگہہ ان کا حکم برابر مانا جا رہا ہے۔

کمار رنبیر سنگہہ نے بہیل راج مین داخل ہوتے ہی اول چندر کلا کو دریافت کیا جسکے جواب مین چوطرف خاموشی تہی کسی کو بہی معلوم نہین کہ رانی مان (چندر کلا) اسوقت کہان ہے۔ کچہہ شخص جو کہ رنبیر سنگہہ کی ہمراہی مین اون کے راج سے نہین گئے تہے اور اسوقت موجود تہے بولے کہ مہاراج آپ کے چلے جانے پر ایک بہاری فوج آئی۔ اور سیدہی رانی مان کی جائے رہایش پر پہنچی۔ راستہ مین نہ کسی سے اونہون نے کچہہ دریافت کیا اور نہ کسی کو کسی قسم کی ایذا پہنچائی اور نہ کسی سے کچہہ کلام کیا سیدہے رانی مان کے پہاڑ پر پہنچکر اونہون نے محل مین ایک عورت کو جو اسوقت وہان موجود تہی قتل کر ڈالا۔ مگر مقتول اصل مین رانی مان نہین تہی اسوقت سے نہ معلوم رانی مان کہان اور کس طرف چلی گئی۔

رنبیر سنگہ نے جبکہ تمام آدمیون سے تحقیق کر لیا ہے کہ حقیقت

مین مقتولہ چندر کلا نہین تھی تب انھون نے تمام سپاہیون کو جو کہ موجود تھے چندر کلا کو تلاش کرنے کا حکم دیا کہ جہان تک جلد ممکن ہوسکے چندر کلا کا پتہ چلائین۔

یہ حکم سنتے ہی تمام بھیل اپنی رانی مان کی تلاش مین چوطرف دوڑ پڑے اور جنگل بہ جنگل ڈھونڈھ مارا مگر کہین پتہ نہ چلا ہر شخص کو یہی خیال ہوتا تھا کہ شاید دوسری طرف والون کو مل گئی ہون گی۔ آخر کار تمام شخص بمجبوری واپس آگئے اور ہر شخص نے دست بستہ یہی عرض کیا کہ تمام جنگل و بیابان چھان ڈالا مگر رانی مان کا کہین پتہ نہین چلتا۔ ان کلمات ناامیدی نے رنبیر سنگھ کے دلپر سخت صدمہ ڈالا۔ اور بڑی فکر کے ساتھ سر نیچا کرکے سوچ رہے ہین کہ اب کیا تدبیر چندر کلا کے تلاش کی کرنی چاہیئے کہ اتنے ہی مین ایک جانب سے رانی مان رانی مان کا شور برپا ہوا۔ شور کو سنکر رنبیر سنگھ مکان سے باہر آئے اور دیکھتے ہین کہ در اصل چندر کلا ایک ہاتھ مین ترشول دوسرے مین کھڑگ لیے چلی آرہی ہے۔

چندر کلا کمار رنبیر سنگھ کے نزدیک آکر گھوڑے پر سے کود پڑی اور اپنا سر رنبیر سنگھ کے قدمون پر رکھدیا اور بولی دو اتنے دنون کے بعد میری دلی خواہش پوری ہوئی آج مین نے دغاباز سندرراج سے اپنے چاچا کا بدلا لیا ہے اور اون کی روح کو بہشت مین خوشی پہونچائی ہے اب دعا کیجیے کہ ایشور پرماتما میری کھوئی ہوئی سلطنت سہولیت سے دلائے تاکہ مین اپنی باقی زندگی عیش و آرام کے ساتھ

گذارے سکون"

اسکے بعد دونون کماروکماری مکان مین داخل ہوئے اور اپنی اپنی جگہہ پر بیٹھکر دونون نے اپنی اپنی سرگذشت ایک دوسرے سے بیان کی۔ جسوقت کہ چندر کلا نے رنبیر سنگہہ سے اوس عورت کا ذکر سنا جوکہ دشمن کی فوج سے بھیل راج مین ماری گئی تھی تو چندر کلا کو اوسکی تفتیش کی بہت خواہش ہوئی۔ بعد بہت تحقیقات اور علامات ونشانات کے جو اوسکو ملے چندر کلا کو پورا الیقین ہوگیا کہ ضرور مقتولہ کرشنی ہی تھی۔ کہنے لگی کہ بیشک کرشنی نے اپنی جان اسطرح دیدی ہوگی۔ مقتولہ عورت کے گلے مین ایک جڑاؤ ہار تھا۔ جسکو کہ بھیل لوگون نے بڑی حفاظت سے رکھہ چھوڑا تھا۔ چندر کلا نے اس ہار کو منگا کر دیکھا دیکھتے ہی رونے لگی اور گر پڑی۔ راجکمار نے یہ حالت دیکھکر چندر کلا کو فوراً بغل مین اوٹھالیا اور تسلی دینے لگے چندر کلا زار زار رونے لگی اور اسطرح بین کرنے لگی ہان کرشنی تو نے اپنی زندگی میرے واسطے یون تیاگ دی بچپن مین میرا ساتھ دیا میری پرورش کی اور جوانی مین میرے ہی لئے دشمن کے ہاتھ مین پڑکر جان دیدی۔ ایشور پرماتما تم کو بہشت نصیب کرین سب دیوتا تمپر ہمیشہ کرپا کی نظر رکھین۔ تمنے چاچا کے حکم کو پورا کرانے مین اپنی جان سے بھی دریغ نہ کیا۔ میری مصیبت کے وقت بھی میرا ساتھ نہ چھوڑا۔ بلکہ میری زندگی کو اپنی زندگی پر ترجیح دی۔

ہان تمھارا نام دنیا مین ہمیشہ قایم رہے گا۔ میرا روان روان تمھارا مشکور ہے تمھاری عنایتون کو کبھی نہین بھول سکے گا۔ میری زندگی تمھاری

ہی وجہ سے برقرار رہی۔

دوسری طرف ہر ایک بھیل خوشی منا رہا ہے ہر طرف ناچ گانے کی آواز سنائی دینے لگی ہر طرف سے غل و شور ہونے کی وجہ سے کان پڑی آواز سنائی نہین دیتی۔ اس رات تمام بھیل راج مین جاگرن ہو رہا ہے۔ اور دوسرے دن ہی یہ مشہور ہو گیا کہ آج راجکمار اور راجکماری کی شادی ہوگی۔

بھیل لوگون کو ایسی شادی اور خوشی کا موقع پہلے کبھی حاصل نہین ہوا تھا۔

بھیل راج مین کبھی ایسی رسم اس زور و شور و آنند کے ساتھ نہین ہوئی مگر اس دن شادی نہین ہوئی کیونکہ چندر کلا کرشنی کے رنج و غم مین مبتلا تھی۔ کریا کرم مین مشغول ہوا اوس کا شراده وغیرہ کرنے لگی۔

آخر کو ان تمام کامون سے فراغت پا کر چندر کلا کی شادی کمار بینند سے بڑی دہوم دہام کے ساتھ ہوئی۔

شادی ہو جانے پر بھی چندر کلا نے اپنا وقت فضول ضایع نہین کیا اپنے راجہ بھیر سنگھ کی ہمراہی مین لوگون کے دل کے دل ساتھ لیکر اپنے کھوئے ہوئے راج کو حاصل کرنے کے لئے روانہ ہوئی وہان پر پہونچتے ہی تمام رعایا بڑی خوشی سے پیش آئی اور سب نے ملکر نذرین گذرانین۔

اپنے راج کی رسومات ختم کرنے کے بعد دونون بھادر مع ایک بھاری فوج کے ایدر کی طرف روانہ ہوئے۔ ایدر مین پہلے ہی سے کوئی

سر پرست نہ ہونے کی وجہ سے ابتری پھیلی ہوئی تھی ہر شخص اپنے
آپ کو راجہ بنانے کی خواہش رکھتا تھا۔ جو شخص جس کو
چاہتا تھا ایذا پہنچاتا تھا۔
چندر کلا کو ایک عظیم فوج کی ہمراہی میں دیکھکر تمام رعایا نے خوشی
سے اطاعت قبول کی فوراً ہی چندر کلا نے دربار عام کا حکم دیا۔
راجے چوطرف سے حاضر ہو کر آداب بجا لائے۔ سب نے ملکے
چندر کلا کو اپنی مہارانی قبول کی۔ چندر کلا نے ہر ایک شخص کو اوسکی
حیثیت کی مانند خلعت عطا کری۔ اور عزت کیساتھ روانہ کیا۔
اور بعدہٗ چندر کلا و رنبیر سنگھ اپنے دن خوشی سے بسر کرکے گذارنے
لگے۔

تمام شد

رعایتی قیمت کی فہرست

ہم نے خریداران کے بے حد اصرار پر ناول و ڈراما چہارم قیمت پر فروخت کرنا شروع کر دیا ہے معزز ناظرین اس موقع سے فائدہ اٹھا دیں۔

نام کتاب	اصلی قیمت	رعایتی قیمت	نام کتاب	اصلی قیمت	رعایتی قیمت
پریچہرہ بردو حصہ مکمل	عہ ۸ ر	۶ ر	دلچسپ مصنفہ جناب عبد الحلیم شرر	۱۲ ر	۳ ر
سونیکی چڑیا ہر دو حصہ مکمل	سہ ر	۵ ر	شہیدِ حسینہ	۸ ر	۲ ر
تاثیر الفت	۱۲ ر	۳ ر	انوکھی معشوقہ	۱۲ ر	۳ ر
بملا لنا اور اسکی مصیبت	۸ ر	۲ ر	ہریشچندر احسن	۱۰ ر	۰۲ ر
عزیز عاشق	۸ ر	۲ ر	عشق دلفریب	۶ ر	۰۱ ر
جذبۂ الفت	۸ ر	۲ ر	شہزادہ چین	۱۲ ر	۳ ر
نوابی دربار	۱۲ ر	۳ ر	کوکلا کماری	۸ ر	۲ ر
نہر حیا	۱۲ ر	۳ ر	پدماوت	۱۲ ر	۳ ر
چمپا عرف روشنی	۱۲ ر	۳ ر	سلیمان و تارا	۸ ر	۲ ر
دو جورو کا شوہر	۱۰ ر	۰۲ ر	لالہ رخ	۱۲ ر	۳ ر
شہید ناز	۱۲ ر	۳ ر	نئی نویلی	۱۰ ر	۰۲ ر

ہر قسم کی کتابیں ملنے کا پتہ

لالہ کنہیا لال اینڈ سنس تاجران کتب جوہری بازار آگرہ